Ch. Mahmood Ahmad
DARUL-MASIH, QADIAN-143516.
Distt. Gurdaspur, Punjab, India.

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3

جلد ۳۰　　شمارہ ۲۰

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور
نائب: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۴۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۱ ہجرت (مئی)۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں الفضل مجریہ ۵ ہجرت کے ذریعہ موصول شدہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ —— "حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آجکل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں" —— احباب کرام حضور پُرنور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں کامرانی کے لئے پوری توجہ اور التزام کے ساتھ دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۱ ہجرت (مئی)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، ناظر اعلیٰ و امیر مقامی دُوسری آل مہاراشٹرا احمدیہ مسلم کانفرنس میں شمولیت کی غرض سے محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر (جو حیدرآباد سے مورخہ ۱۰/۵ کو قادیان تشریف لائے تھے) کے ہمراہ مورخہ ۱۱/۵ کو بذریعہ کار امرتسر اور وہاں سے بذریعہ طیارہ عازمِ سفر ہو کر بفضلہ تعالیٰ اُسی روز بخیر و عافیت بمبئی پہنچ چکے ہیں۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ہر طرح سے حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

★ —— مقامی طور پر محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے گھٹنے میں بدستور شدید نوعیت کی تکلیف چل رہی ہے۔ علاج جاری ہے۔ (باقی صفحہ ۱۱ پر کالم ۱-۲ نیچے)

۱۴ مئی ۱۹۸۱ء　　۱۴ ہجرت ۱۳۶۰ ہش　　۹ رجب ۱۴۰۱ھ

دارالہجرت ربوہ میں

جماعت احمدیہ کی ۶۲ ویں مجلس مشاورت کی مختصر روداد

بہترین وقف جدید اور زراعت کمیٹی کی رپورٹیں پیش ہونے پر حضور ایدہ اللہ کے بصیرت افروز خطابات

نظارت بہشتی مقبرہ سے متعلق تجاویز پر غور اور اہم سفارشات

(قسط نمبر ۲)

مکرم محمد اسحاق صاحب کے بعد نمائندہ لجنہ محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب تشریف لائے۔ اور لجنہ کی طرف سے یہ رائے پیش کی کہ ۱۵ ہزار روپے کی رقم جو بجٹ اطفال میں رکھی گئی ہے زیادہ ہے اور پچھلے سال کی نسبت سے بجٹ میں جو اضافہ کیا گیا ہے وہ زیادہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس پر فرمایا کہ اگر سال میں فی بچہ ۶ آنے دئیے جائیں تو ساٹھ ہزار بچے اس ٹارگٹ کو پورا کر سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ بچوں میں بہت زیادہ جوش پیدا ہوا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے بڑوں سے آگے نکلنا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ بجٹ میں جو ہر سال دس فیصدی اضافہ کیا جاتا ہے تو اس کا مقصد آمدنی کو کنٹرول کرنا نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد اخراجات کو حد میں رکھنا ہے۔ اس سے پہلے کوئی معین اضافہ طے نہیں ہوتا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ اضافہ تو محض اخراجات کے اندازے کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل تو ہم پر موسلا دھار بارش سے بھی زیادہ برس رہے ہیں۔ پچھلے سال کی وصولی بجٹ سے کافی زیادہ ہو گئی تھی۔ اگرچہ بجٹ میں اضافہ صرف دس فیصد تھا۔

حضور نے فرمایا کہ جماعت کے چندوں میں اضافہ کبھی بھی دس فیصد سے کم نہیں ہوا۔ ہمیشہ ہی زیادہ ہوا ہے۔ بجٹ کے اندازے میں دس فیصدی اضافہ اسراف سے بچنے کے لئے ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہنگاموں کے دنوں میں بھی چندہ میں کمی نہیں ہوئی۔ اُس سال انگلستان کی جماعت نے پیشکش کی اس سال کے چندے کا بوجھ ہم اُٹھا لیتے ہیں۔ مگر اس کی ضرورت نہیں پڑی۔ حضور نے فرمایا کہ ان دنوں میں مختلف اطراف سے آئے ہوئے احباب کے صرف کھانے کا خرچ کئی لاکھ روپے تھا۔ لیکن ایک دھیلہ بھی جماعت سے زائد نہیں لیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی کارکردگی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اشاعت دین حق کے راستے میں بہت سی مشکلات ہیں۔ سب سے بڑی روک جو یہاں بھی ہے اور دُنیا کے مختلف حصوں میں بھی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہر شعبۂ زندگی کے افراد سے ہمارا ملاپ نہیں۔ یورپ میں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ عیش و عشرت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور شام کا آرام کا وقت وہ شراب خانوں یا ایسی کسی اور جگہ میں گزارتے ہیں۔ اور ایسے وقت میں انہیں ہمارے دین کی باتیں سننے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ اس وجہ سے ہمیں یہ خیال پیدا ہوا کہ اُن کے ایسے اوقات کا پتہ کیا جائے کہ جب اُن پر زیادہ بوجھ ڈالے بغیر ان سے بات کی جا سکے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پچھلے سال اس طرف توجہ ہوئی ہے کہ ان ممالک کے سیاح ہر سال گرمیوں کے موسم میں لاکھوں کی تعداد میں نکلتے ہیں اور دوسرے ممالک میں جاتے ہیں۔ یہ سیاح اہم مقامات دیکھتے ہیں۔ اور سیر کرتے ہیں۔ ان سے وہاں پر رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے حضور نے فرمایا کہ مَیں نے یہ تلقین کی ہے کہ یورپ کے ہر شہر میں عیدگاہ قائم کی جائے۔ جو کہ شہر سے باہر ہو۔ اس جگہ کو پکنک وغیرہ کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اور ایسی جگہوں پر تفریح کرنے کے لئے مقامی لوگوں کو بھی دعوت دی جا سکتی ہے۔ اور اس طرح ان سے ملاپ کا ذریعہ نکالا جا سکتا ہے۔

ربوہ کو کھلا شہر بناؤ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (مسلسل صفحہ ۲ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

جو احباب جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں، وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جا سکتے ہیں۔ اور قادیان و ربوہ کے رُوحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ احباب اس رُوحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

نے فرمایا کہ یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ربوہ کھلا شہر نہیں ہے۔ مجھے خیال آیا کہ واقعی یہ کھلا شہر نہیں۔ کیونکہ احمدی احباب زیادہ تعداد میں ان لوگوں کو جو احمدی نہیں ہیں ربوہ نہیں لاتے۔ اگر وہ ہزار افراد جو احمدی نہیں ہیں ایک وقت میں ربوہ آئیں تو یہ خود بخود کھلا شہر بن جائے گا۔ کیونکہ جو لوگ ربوہ آکر دیکھتے ہیں۔ علماء سے باتیں کرتے ہیں مساجد کی آبادی دیکھتے ہیں۔ مساجد کے آداب دیکھتے ہیں جو بہت کم کہیں نظر آتے ہیں ان پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ اس وجہ سے اس کی ضرورت ہے کہ جو تالے ہم نے از خود لگائے ہیں۔ ان کو کھولا جائے۔ اس لئے لوگ اگر ایک دفعہ کہتے ہیں کہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دو۔ تو میں ایک کروڑ دفعہ کہتا ہوں کہ ربوہ کو کھلا شہر بناؤ۔

حضور نے فرمایا کہ اس قسم کی ملاقاتوں کے لئے میں نے جمعرات کا دن مخصوص کر رکھا ہے۔ جمعہ کے دن میں کوئی ملاقات نہیں کرتا۔ اگر کوئی بہت ہی اہم ملاقات ہو تو وہ جمعہ کے بعد کرتا ہوں۔ حضور نے اپنی جمعہ کی مصروفیات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعہ کے دن میں نے خطبہ دینا ہوتا ہے۔ اس کی تیاری کرنی ہوتی ہے۔ اس روز عام (دنوں) کی نسبت زیادہ تلاوت، زیادہ دعائیں کرنی ہوتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ وضاحت میں اس لئے بیان کر رہا ہوں کہ بعض دوست جمعے کے روز آجاتے ہیں اور اصرار کرتے ہیں کہ ضرور وقت دو۔ میں ایسے دوستوں سے کہتا ہوں کہ وہ جمعہ کے دن وقت نہ مانگا کریں۔

حضور نے فرمایا کہ ربوہ میں احمدیوں کو بھی زیادہ تعداد میں آنا چاہیئے۔ بچے آئیں۔ بڑے آئیں سبھی آئیں۔ حضور نے فرمایا کہ بعض اوقات ایک ایک جمعرات کے روز تین تین چار چار سو لوگ ایسے آجاتے ہیں جن کا جماعت سے تعلق نہیں ہوتا۔ وہ آکر دیکھتے ہیں کہ یہاں پر جنت کا سا سکون اور اطمینان مل جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مرکز کی یہی برکات ہیں۔ جن کی وجہ سے جلسہ سالانہ کی بنیاد پڑی ہے یہاں پر مثلاً مساجد کے آداب ہی ایسے ہیں کہ کوئی گندی بحث مسجد میں نہیں ہوتی۔ ہماری مساجد کا ماحول ایسا ہے کہ ہر قسم کے غلط آدمی کے غلط خیالات بھی ربوہ آکر ختم ہو جاتے ہیں۔ ایسا شخص یہاں آکر اپنا محاسبہ کرتا ہے۔ اسے یہاں کا ماحول دیکھ کر ایک شاک لگتا ہے کہ ...... ان میں اور دوسروں میں ایک مابہ الامتیاز ہے۔

حضور نے احباب کو تلقین کی کہ یہ شہر جیسے دنیا بند شہر کہتی ہے اس میں لاکھوں کی تعداد میں ان لوگوں کو لاکر جو احمدی نہیں ہیں اسے عملاً کھلا شہر بنا دیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس کام میں بعض اوقات مربی بھی سستی کر جاتے ہیں۔ حضور نے ایک معلم وقف جدید کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس نے بڑی جرأت اور حکمت کے ساتھ اور پیار کے ساتھ گاؤں والوں سے باتیں کیں اور دو دو چار چار کرکے آہستہ آہستہ سارے گاؤں کو ربوہ دکھا دیا۔ اور سارے گاؤں کی ذہنی کیفیت بدل گئی۔ اور اس ضلع کے امیر ضلع کو ہی کریڈٹ مل گیا۔ حضور نے فرمایا کہ آپ لوگوں کو ہم سے کریڈٹ لینے کی کیا ضرورت ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے کریڈٹ لیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو اپنے غیر معمولی فضلوں سے مسلسل نواز رہا ہے۔ جن کے نتیجہ میں جماعت کا قدم مسلسل ترقی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ابتدائی دنوں میں انجمن کا محاصل خالص کا بجٹ بیس لاکھ تھا۔ اور اس سال یہ بجٹ ایک کروڑ سے زائد کا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس دن سے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی ہے اس دن سے ۱۹۶۵ء تک جماعت کی قربانی ۲۰ لاکھ روپیہ تھی۔ اور ۱۹۶۵ء سے لے کر اب تک ساڑھے پندرہ سال میں یہ قربانی ایک کروڑ سے اوپر گزر گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بارش کے موسم میں برسنے والی بارش سے زیادہ اللہ تعالےٰ کے افضال جماعت پر نازل ہو رہے ہیں۔ اور اگر اسی نسبت سے ہماری جدوجہد تیز نہ ہوئی تو یہ ناشکری ہوگی۔ اور ہم نے ناشکر گزاری نہیں کرنی۔ بلکہ خدا تعالےٰ کا شکر گزار بن کے اس کی عاجزانہ راہوں کو اختیار کرنا ہے۔ اور اس کے شکر گزار بننے کا مطلب یہ ہے کہ یہ جو سارا انقلاب پیدا ہو رہا ہے وہ ہماری وجہ سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ہے اور ہم اپنے اس مقام کو نہیں چھوڑیں گے کہ ہم عاجز بندے ہیں۔ ہم نے کچھ پیش نہیں کیا۔ وہ بڑا دیالو ہے اور بڑی قدرتوں والا ہے۔ سارے کام تو وہ کر رہا ہے۔ اور اس کا کریڈٹ ہمیں مل رہا ہے۔ یہ مفت کا کریڈٹ ہے جو افراد صاحبان حاصل کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔

وقف جدید

حضور ایدہ اللہ نے وقف جدید کے معلمین کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے بتایا کہ ایک دفعہ وقف جدید کے ایک معلم کو بڑا لمبا عرصہ میں جامعہ کا پڑھا ہوا مربی سمجھتا رہا۔ کیونکہ اس کے کام سے پتہ چلتا تھا کہ وہ بڑی فراست رکھتا ہے۔ پھر پتہ چلا کہ وہ تو محض آٹھویں جماعت پاس ہے۔ حضور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں پڑھنا تو ضروری نہیں۔ اس کے لئے تو تمہارے دلوں میں محبت کی آگ بھڑکنی چاہیئے۔ محبت کا ایک ضروری تقاضا شکر گزاری ہے اور شکر گزار بندے بننے کے لئے ان راہوں کو اختیار کرنا چاہیئے جس سے تم رحمتوں اور رفعتوں کا مرکز بن سکو۔ حضور ایدہ اللہ نے وقف جدید کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ وقف جدید آہستہ آہستہ ترقی کر رہی ہے۔ اصل روح تو یہ ہے کہ ہر احمدی مربی بن جائے۔ حضور نے فرمایا یہ بنی نوع انسان کے پختہ ہونے کے دن ہیں۔ اس لئے چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کا عبد بنیں۔ اور خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دنیا میں انقلاب ایک ہی ہے۔ اور وہ ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا انقلاب۔ باقی سارے انقلاب تو اس حقیقی انقلاب کو ناکام بنانے والی تحریکیں ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے انقلاب کا مقصد یہ تھا کہ بنی نوع انسان امت واحدہ بن جائے۔ اور اس عظیم نشان کا مظاہرہ ہو جو خدا تعالےٰ نے آدم کی نسل میں پیدا کرنا مقدر کیا ہے۔ حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کے مطابق اپنی ذمہ داریاں نباہنے کی توفیق دے۔ آمین۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر وقف جدید کے بجٹ پر سب کمیٹی کی سفارشات کے مطابق رائے شماری کی گئی۔ نمائندگان مجلس شوریٰ نے کھڑے ہو کر متفقہ طور پر سب کمیٹی کی سفارشات قبول کرنے کی سفارش کی۔

رائے شماری کے بعد حضور نے نمائندگان احباب کو تشریف رکھنے کا حکم فرمایا اور اس کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا سکھلائی ہے

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً

اس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل دنیا کی حسنات بھی مومنوں کے لئے جائز کر دیں۔ حضور نے فرمایا کہ میرا عقیدہ

لولاك لما خلقت الافلاك

کے بارے میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل یہ دنیا اس لئے پیدا کی ہے تاکہ:-

سخر لکم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض (جاثیہ)

کے مطابق کائنات کی ہر شے بلا استثناء نوع انسان کی خادم ہو۔ اسی لئے اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔ اور دین اور دنیا میں ایسی تفریق نہیں ہے جو عام غیر مسلموں نے روا رکھی ہوئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ایک وقت میں سائنس اور مذہب کا اختلاف پیدا کیا گیا۔ حالانکہ سائنس تو ہے ہی مذہب کی محتاج۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ

لا یحیطون بشیءٍ من علمه الا بما شاء

(البقرہ : ۲۵۶)

یعنی علمی میدانوں میں کوئی تحقیق اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی منشاء اس میں شامل ہو۔ اور پھر یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہوتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس سے فائدہ اٹھائے۔ اور اپنے علم میں اضافہ کرے۔

حضور کے اس ارشاد کے بعد محترم ملک غلام احمد صاحب عطاء ناظر و وکیل زراعت نے زراعت کمیٹی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جس میں اس کمیٹی کی کارکردگی کا ذکر کیا گیا تھا۔

حضور نے فرمایا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

لیس للانسان الا ما سعیٰ۔ (النجم : ۴۰)

اس میں کہا گیا ہے کہ جتنی تم کوشش کرو گے اتنی تم اس کائنات سے خدمت لے سکو گے۔ حضور نے زراعت کے میدان میں جدید دنیا کی ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس شعبے میں بھی بڑی محنت کی جا رہی ہے۔ حضور نے مثال کے طور پر باہر کے کسی ملک کے شائع ہونے والے ایک رسالے میں چھپنے والے ایک مضمون کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ اس میں ایک بوڑھے بابا کا ذکر کیا گیا ہے جس کی کل کائنات صرف دو ایکڑ زمین ہے۔ اور وہ اس دو ایکڑ سے امریکہ جیسے مہنگے ملک میں سال میں ڈیڑھ دو لاکھ کما لیتا ہے۔ اس دو ایکڑ میں اس نے دو سو پودے سیب کے اور سو ڈیڑھ سو پودے اس نے اور لگائے ہوئے ہیں۔ اور وہ بوڑھا شخص سارا کام اکیلا کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ان رسالوں میں ایسے بڑے دلچسپ مضامین آتے رہتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ جس وقت خدا نے چاہا کہ نئی ایجادات ہوں اس وقت اس نے

(باقی دیکھیئے صفحہ ۵ پر)

خطبہ جمعہ

دُعا کے بغیر زندگی کا کوئی مزہ نہیں اس کے بغیر نہیں کچھ مل سکتا ہے اور نہ ہماری نسلوں کو

جماعت احمدیہ کی شان اور علامت یہ ہے کہ اس کی دعاؤں سے کائنات کی کوئی چیز محروم نہ رہے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان عالمین کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ آپ کے ماننے والوں کی دُعا کو بھی عالمین پر محیط ہونا چاہیئے

از سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۰ تبلیغ ۱۳۶۰ ہش مطابق ۲۰ فروری ۱۹۸۱ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:—

صحت اور بیماری کا تسلسل ابھی جاری ہے۔ بیچ میں آرام آجاتا ہے اور پھر بیماری عود کر آتی ہے۔ چند دن میں اسلام آباد میں رہا۔ وہاں چیک اپ کروایا۔ بعض ٹیسٹ ہوئے اور پھر سے ایک ماہ کے لئے اینٹی بائیوٹک کا کورس تجویز ہوا ہے۔

بیماری تو انسان کے ساتھ لگی ہی ہوتی ہے۔ اس لئے کہ غلطی کرنا انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ قرآن کریم نے فرمایا ہے

اِذَا مَرِضْتُ (الشعراء آیت ۸۱)

انسان غلطی کرتا ہے کوئی، اور بیمار ہو جاتا ہے۔ لیکن شفاء اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے جو کچھ بھی حاصل کرنا ہو اس کے لئے دُعا کرنی پڑتی ہے۔

دُعا کرتا ہوں

اور آپ سے بھی امید رکھتا ہوں کہ آپ دُعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ صحت دے اور زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی توفیق عطا کرے آمین۔

ذمہ داری کے جو کام ہیں وہ تو کرنے ہی پڑتے ہیں اور کرنے چاہئیں۔ نہ آپ پر کوئی احسان ہے نہ کسی اور پر۔ اس بیماری میں بھی جب کچھ آرام آیا تو مجھے رات کے دو دو بجے تک کام کرکے ڈاک جو بہت جمع ہوئی تھی وہ نکالنی پڑی۔ لیکن جب بیماری آتی ہے اور بعض دن ایسے ہوتے ہیں کہ انسان کام نہیں کر سکتا۔ تو پھر کام جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ پھر جب صحت ہوتی ہے تو کام زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ یہ بھی ایک سلسلہ جاری ہے اور

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے

کہ جس وقت میں اپنے کام میں مشغول ہوں مجھے اپنی بیماری کا احساس نہیں ہوتا۔ اور جس وقت میں دوستوں سے مل رہا ہوں تو اتنی خوشی میں محسوس کر رہا ہوتا ہوں کہ دوست میری کمزوری کا احساس کر ہی نہیں سکتے۔ اور ہمیشہ مجھے یہی کہتے ہیں۔ اب بھی ڈاکٹر صاحب نے مجھے یہی کہا کہ آپ دیکھنے میں تو بڑے صحت مند لگتے ہیں۔ میں نے کہا میں ہمیشہ ہی اچھا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

اور دُعا کے بغیر تو زندگی کا مزا بھی نہیں۔ اور دُعا کے بغیر ہمیں کچھ مل بھی نہیں سکتا۔ نہ ہمیں نہ ہماری نسلوں کو۔ نہ آج کے اس انسان کو

ہماری دُعا کے بغیر

کچھ مل سکتا ہے جو ہلاکت کے گڑھے کے کنارے پر کھڑا ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کا یہ فرض ہے کہ وہ بہت دعائیں کرے۔ اور جماعت احمدیہ کی یہ شان اور علامت ہے کہ اس کی دُعاؤں کے بے شمار پہلو ہیں۔ کوئی چیز اس کائنات کی ایسی نہیں ہونی چاہیئے جو ہماری دُعا سے محروم رہے۔ اس لئے کہ ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہیں۔ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کیا کہ آپ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ ہیں۔ یعنی دُنیا کی ہر چیز آپ کی

رحمت کی محتاج بھی ہے

اور آپ کی رحمت کو حاصل بھی کر رہی ہے۔ فیضان محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی وسعتوں میں عالمین کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اور وہ جو آپ کے در کے غلام ہیں ان کی دُعاؤں کو بھی اس عالمین کا احاطہ کرنا چاہیئے۔ اس وقت انسانیت ہماری دُعاؤں کی بہت محتاج ہے۔ اس وقت ہمارے اپنے بھائی

ہماری دُعاؤں کے بہت محتاج ہیں

اس وقت ہماری اپنی نسل ہماری دُعا کی بہت محتاج ہے۔ اس وقت ہماری دُعا کرنے کی طاقت اور ہمت ہماری دُعا کی بہت محتاج ہے۔

میں نے علیٰ وجہ البصیرت میں یہ بات کہہ رہا ہوں، محسوس کیا ہے کہ یہ دُنیا کچھ اس قسم کی واقع ہوئی ہے اور اس کے مشاغل کچھ اس قسم کے ہیں کہ اگر آدمی ہمیشہ چوکس ہو کر اور بیدار ہو کر دُعا کی طرف متوجہ نہ رہے تو دُعا میں غفلت کر جاتا ہے۔ اس لئے بار بار میں جماعت کو دُعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور اپنے نفس کو تو ہر روز ہی توجہ دلاتا ہوں اس کی طرف۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک دُعا قرآن کریم نے

ہماری رہبری کے لئے

محفوظ کی ہے۔

عَسٰۤی اَلَّاۤ اَکُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّیْ شَقِیًّا

(سورہ مریم۔ آیت: ۴۹)

کہ یقیناً رب کے حضور جھک کر دُعاؤں کے نتیجے میں میرا نصیبا سویا نہیں رہے گا۔

تو اپنی قسمت کو جگانے کے لئے، بیدار کرنے کے لئے دُعا کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہی میں ہے۔ اور اس کی رحمت سے ہی یہ ہو سکتا ہے کہ ہمیں یہ نسب کچھ مل جائے ...

حصول کی اس نے ہم میں سے ہر فرد میں طاقت بھی رکھی۔ اور جس کو دینے کے لئے وہ ہر وقت تیار بھی ہے۔ اگر ہم محروم رہتے ہیں تو ذمہ داری ہماری ہے ہمارے رب کی نہیں۔ ہمارے اللہ نے تو اعلان کر دیا کہ ہر قسم کی ربوبیت کی ذمہ داری میری ہے۔ وہ جو رب ہے اگر ہم اس کی طرف متوجہ نہ ہوں تو اس سے جو رب نہیں ہم کیا حاصل کر سکتے ہیں۔ کچھ بھی نہیں۔

پس بہت دعائیں کریں،

بہت دعائیں کریں

تاکہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدے انسان سے اس زمانہ کے لئے کئے تھے وہ وعدے اس زمانہ کے انسان کی زندگی میں پورے ہوں اور اس زمانہ کے انسان کی غفلتوں کے نتیجہ میں ان میں تاخیر نہ پیدا ہو۔ اور اس کے لئے پھر میں یاد دہانی کراؤں گا آپ کو اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ اس بنیادی حقیقت کے سمجھنے کی ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ اسے اپنے ذہن میں حاضر رکھیں۔ آمین۔

(منقول از الفضل ربوہ
۲۸ مارچ ۱۹۸۱ء)

ہم احمدی دینِ حق پر قائم ہیں

اگر خدا ہمارے ساتھ ہے تو ساری دنیا بھی ہمیں کوئی گزند نہیں پہنچا سکتی

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ شہادت (اپریل) کا ملخص

ربوہ ۱۰ شہادت / اپریل۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم احمدی دین حق پر قائم ہیں۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اس سے ہمیں نہیں ہٹا سکتی۔ ہمیں نہ کوئی نماز پڑھنے سے روک سکتا ہے نہ روزہ رکھنے سے اور نہ ہی دیگر احکام پر عمل کرنے سے باز رکھ سکتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ کی ادائیگی سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے۔

حضور ایدہ اللہ نے آیت قرآنی

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۛ

(آل عمران: ۲۰)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ دین اسلام کے سوا خدا کو کوئی دین مرغوب نہیں۔ حضور نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ اسلام کے سوا کوئی دین نہیں......... یہ خالص دین ہے اور اس دین اور قرآن کریم کی عظمت و رفعت اور وسعت ساری دنیا کے سمندروں سے بھی زیادہ ہے۔ اور دنیا کا کوئی لالچ یا ڈر ہمیں اس مقام سے اور اس راہ سے نہیں ہٹا سکتا۔ حضور نے احباب جماعت کو تلقین فرمائی کہ یہ بھی یاد رکھو کہ ہم اس مقام پر اپنی کسی کوشش سے قائم نہیں رہ سکتے۔ جب تک خدا تعالیٰ کی مدد ہمارے شامل حال نہ ہو۔ ہم تو خدا کے سامنے ایک جوتے کے تلوے کے نیچے لگے ہوئے ذرے سے بھی زیادہ حقیر ہیں۔ لیکن اگر خدا ہمارے ساتھ ہے تو ساری دنیا بھی ہماری مخالف ہو جائے تو ہمیں گزند نہیں پہنچا سکتی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ کو سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت ناساز تھی جس کا ذکر حضور نے فرمایا اور بتایا کہ میری بیماری ابھی دور نہیں ہوئی۔ ضعف کچھ زیادہ ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے دعائیں جاری رکھیں۔

حضور نے ناسازئ طبع کی وجہ سے مختصر خطبہ دیا اور فرمایا کہ اس موضوع پر یہ میرا پہلا خطبہ ہے۔ آئندہ خطبے میں انشاء اللہ تعالیٰ اس پر مزید روشنی ڈالوں گا۔

حضور ایدہ اللہ نے سورۂ زمر کی آیات

قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝

(الزمر: ۱۲ تا ۱۴)

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے آپ کے ہر امتی کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ کہے کہ میں اللہ کی عبادت اس طرح کروں کہ عبادت کو اس کے لئے مخصوص کر دوں۔ اور خدا کے ہر حکم کی اطاعت کرتے ہوئے اپنے دائرہ استعداد میں آگے سے آگے بڑھتا چلا جاؤں۔ اور اس کے لئے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مقام حاصل کیا دنیا میں وہ مقام اور کسی کو نہیں مل سکتا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان آیات میں یہ فرمایا گیا ہے کہ ہر مخلص مسلم کو یہ اعلان کرنا چاہیئے کہ میں اللہ کی عبادت کو خالصۃً اسی کے لئے کروں گا۔ اور اگر (خدا نخواستہ) میں اس راہ کو چھوڑوں یا کسی اور راہ کی تلاش میں گامزن ہو جاؤں تو وہ راہ خدا کی طرف لے جانے والی نہیں ہوگی۔ اور اگر میں ایسا کروں گا تو اللہ تعالیٰ مجھے ایک بڑے دن کے عذاب میں مبتلا کر دے گا۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس میں فرماتا ہے کہ اعلان کر دو کہ اگر دنیوی طاقتیں مجھے اسلام سے پرے ہٹانے کے لئے سارا زور بھی لگا دیں تب بھی اسلام کا جو راستہ جو ہدایت اور جو تعلیم ہے۔ اور اس صورت میں اللہ کا جو عظیم احسان ہمارے اوپر ہے۔ اس راہ سے کسی خوف یا کسی ڈر یا کسی لالچ سے ادھر ادھر نہیں جاؤں گا۔ اور اسلام پر مضبوطی سے قائم رہوں گا۔ اور اللہ کی اطاعت صرف اسی کے لئے خالص کرتا ہوا کروں گا۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

کا اعلان کر کے بتایا کہ اب دین اسلام کامل ہو گیا۔ اور یہ اس لئے نہیں کہ کسی کو مشکل میں ڈالے۔ بلکہ اس لئے کہ بندوں پر خدا کی نعمتوں کی انتہاء ہو جائے۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تم سے راضی ہوں گا۔ حضور نے اس آیت قرآنی

قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ .... الخ

کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہ کہتا ہے کہ ساری دنیا کو پکار کے یہ کہہ دو کہ اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اس لئے میں اللہ کی عبادت اس سے ڈرتے ہوئے کروں گا۔ باقی رہے تم ـــ! تو تم اللہ تعالیٰ کے سوا جس کی چاہے عبادت کرو۔ میں مکلف نہیں ہوں کہ تم کو زبردستی کسی بات پر مجبور کروں۔ جس طرح دنیا کی کوئی طاقت مجھے برائی کی طرف زبردستی نہیں لے جا سکتی۔ اسی طرح وہ شخص جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اپنی زندگی گزار رہا ہے وہ کہتا ہے کہ میں اس راہ کو کسی صورت میں نہیں چھوڑوں گا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش پا ثبت ہیں۔ تم جو کرو۔ جس کی عبادت چاہے کرو۔ لیکن یہ یاد رکھو کہ تم ایسا کر کے پوری طرح گھاٹے میں پڑنے والے ہو گے اس لئے کہ اس سے زیادہ کسی انسان کو کوئی گھاٹا نہیں ہو سکتا کہ وہ خدا سے دور ہو جائے۔

(باقی کالم نمبر ۱ صفحہ ہذا کے نیچے)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور نے فرمایا کہ دین تو اب ایک ہی رہ گیا ہے۔ جسے اللہ نے اسلام کہہ کر پکارا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی دین نہیں۔ کوئی ایسی ہدایت نہیں جو اسلام کے متضاد ہو۔ اور وہ اللہ کی راہوں کی طرف لے جا سکے۔

اللہ تعالیٰ اپنی کامل اور آخری کتاب قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۔

خدا تعالیٰ ہمیں اس کو سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(منقول از روزنامہ الفضل ربوہ
مجریہ ۱۴ اپریل ۱۹۸۱ء)

مجلس مشاورت کی مختصر روداد ـــ بقیہ صفحہ ۸ (۲)

ان ایجادات کے دروازے کھول دیئے پہلے یہ پتہ نہیں تھا کہ زمین کے اجزاء کیا ہوتے ہیں۔ اب اچھے زمیندار کو چاہیئے کہ وہ پہلے اپنی زمین کا معائنہ کرائے اور دیکھے کہ جو چیز وہ اگانا چاہتا ہے وہ اس زمین میں اگ سکتی ہے یا نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی کائنات میں بڑا نظام اور گہری ترتیب ہے۔ یعنی دنیا کے جس علاقے میں آب و ہوا کے لحاظ سے انسان کو جس کیمیاوی جزو کی ضرورت ہے وہ اللہ تعالیٰ نے اس علاقے کی زمین میں رکھ دیا ہے۔ اور جس نسبت سے انسانی جسم کو ضرورت ہے اسی نسبت سے وہ چیز پیدا کر رہی ہے !!

حضور نے زراعت کے بارے میں بنائی گئی کمیٹی کے مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ کمیٹی بنانے کا مقصد یہ تھا کہ زراعت کے میدان میں دنیا نے جو ترقی کی ہے اس کے بارے میں احمدی زمینداروں کو بتاؤ کہ وہ محنت کریں۔ اور اس طرح سے کریں۔ اس وقت ساری دنیا سے ہمارا تعلق ہوگیا ہے۔ امریکہ میں ہزاروں ہزار احمدی ہیں۔ ان سے ایسی معلومات حاصل کی جائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے ایک دلچسپ اور پر لطف مثال دی کہ ایک کسان نے چیری کے پودے لگائے جب ان پر پھول آئے تو اتنی تعداد میں کیڑوں نے ان کی فصل پر حملہ کیا کہ دو سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ ہر شاخ اور پتے پر کیڑا رینگ رہا تھا۔ پھر اسے خیال آیا کہ میں کھیت میں پھر کر دیکھوں کہ کونسی بوٹی یا پودا ایسا ہے جو ان کیڑوں سے محفوظ ہے۔ جب اس نے غور سے دیکھا تو اسے سارے باغ میں صرف ایک بوٹی ایسی ملی جس کی طرف یہ کیڑا نہیں جاتا تھا۔ اس نے وہ بوٹی توڑ کر اکٹھی کی۔ ان کو پانی میں ابالا۔ اور اس کا جوشاندہ سا بنایا۔ اور سارے پودوں پر اس کا چھڑکاؤ کیا۔ سارے کیڑے مر گئے۔ حضور نے فرمایا کہ اس طرح سے ہر مشکل کا حل بھی اللہ نے ساتھ ہی رکھا ہوا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے کمیٹی کے فرائض کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے سپرد یہ کام تھا کہ زراعت کے ماہرین سے رابطہ کرے۔ اور زراعت کے اعلیٰ اصول معلوم کر کے احمدی زمینداروں کو بتائے۔ حضور نے فرمایا کہ احمدیت نے ساری دنیا میں ہر وہ چیز حاصل کرنی ہے جو جائز ہے۔ جو علم میں شامل ہے اور حسن

سے۔ ترقیات کے دروازے کھلتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے سپین کا ذکر فرمایا۔ اور وہاں کی ترقیات باغات اور خوبصورتی کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ اسلام کے وہاں سے جاتے ہی وہاں کے باغوں کا سارا حسن بھی وہاں سے رخصت ہو گیا۔ اسلام سے دشمنی کرنے والوں نے ہر اس چیز سے دشمنی کی جو اسلام نے پیدا کی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا حسن ہر جگہ ہے۔ اسے حاصل کرنا چاہیئے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے کہ

اللّٰہ نور السمٰوات والارض۔

اس لئے علم کے میدانوں میں پیچھے رہنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بعد ازاں سب کمیٹی میزانیہ تحریک جدید اور وقف جدید کی رپورٹ پر ایجنڈے کی تجویز نمبر ۱ پر بحث شروع ہوئی۔ سب کمیٹی نے یہ تجویز منظور کرنے کی سفارش کی تھی۔ اس کے مطابق جس شخص نے وقف جدید کا چندہ وعدہ کرنے کے بعد پورا ادا نہ کیا ہوگا وہ بقایا دار شمار ہوگا۔ اور جماعت احمدیہ کا عہدہ دار نہ بن سکے گا۔

اس تجویز پر راولپنڈی کے مکرم رفیق احمد فوزی صاحب اور نمائندہ لجنہ اماء اللہ محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب نے اپنی آراء کا اظہار کیا۔ حضور نے فرمایا کہ اس تجویز سے یہ مطلب نہیں ہے کہ عہدہ دار پر وقف جدید کا وعدہ لکھانے کی پابندی ہے۔ بلکہ اس سے مراد صرف اس شخص کے عہد کی پابندی کروانا ہے۔ جس نے وقف جدید کا وعدہ لکھوایا۔ اور مسلسل تین سال تک اس کی ادائیگی نہ کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس وضاحت کے بعد وقف جدید کے بارے میں یہ تجویز احباب نے کھڑے ہو کر متفقہ طور پر منظور فرمائی۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اجلاس ختم ہونے کا اعلان فرمایا۔ اور اس طرح سے مجلس مشاورت ۱۹۸۱ء کے دوسرے روز کا دوسرا اجلاس اختتام کو پہنچا۔

چوتھا اور آخری اجلاس

جماعت احمدیہ کی ۶۲ ویں مجلس مشاورت کا چوتھا اور آخری اجلاس ۵ راپریل کو صبح نو بجکر بیس منٹ پر ایوان محمود میں شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب

وکیل المال اوّل تحریک جدید نے کی۔ اس کے بعد سب سے پہلے حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور پھر محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کو ارشاد فرمایا کہ وہ اسٹیج پر آ کر مجلس مشاورت کی کارروائی جاری رکھنے میں حضور کا ہاتھ بٹائیں۔ چنانچہ محترم چوہدری صاحب حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اسٹیج پر تشریف لائے۔ اور انہیں کارروائی کے دوران کچھ وقت حضور کے پاس بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

رپورٹ سب کمیٹی شوریٰ نظارت بہشتی مقبرہ

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ سب کمیٹی شوریٰ نظارت بہشتی مقبرہ کی رپورٹ پیش کی جائے۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں سب کمیٹی کے صدر محترم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب اسلام آباد نے سب کمیٹی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اور پھر حضور کے ارشاد کے ماتحت ایک ایک تجویز سے متعلق سب کمیٹی کی سفارشات الگ الگ شوریٰ کے سامنے پیش کیں۔ اور ان پر نمائندگان شوریٰ کی آراء لی گئیں۔

ایجنڈا میں درج تجویز نمبر ۲ جو جماعت احمدیہ نواب شاہ (سندھ) کی طرف سے پیش ہوئی یہ تھی:-

"موصیان کو اپنی حیات میں اور وفات کے بعد ان کے ورثاء کو مجلس کارپرداز سے سابقہ رہتا ہے۔ مگر یہ شکایت عام ہے کہ ان کے ساتھ ہمدردی اور مفاہمت کا سلوک کرنے کی بجائے بعض اراکین مجلس قواعد سے لاعلمی یا عدم توجہ کے باعث بے رخی اور منافرت کا برتاؤ کر کے معاملہ الجھا دیتے ہیں۔ اس کے تدارک کے لئے تجویز ہے کہ مجلس کارپرداز کے قواعد اور شوریٰ کے ضروری اقتباسات ایک کتابچہ کی صورت میں شائع کر دیئے جائیں۔ تاکہ ہر موصی کو ان کا علم ہو سکے۔ اور بوقت ضرورت وہ ان سے استفادہ کر سکیں۔ نیز متعلقہ اراکین مجلس کو بھی تحریری توجہ دلائی جائے کہ وہ اہل معاملہ سے حسن سلوک اور خوش معاملگی سے پیش آئیں۔ اور ان کی جائز اور بروقت امداد کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔"

سب کمیٹی نے جملہ حالات اور واقعات کا جائزہ لینے کے بعد تجویز کو اس صورت میں پاس کرنے کی سفارش کی:-

"موصیان کو اپنی حیات میں اور وفات کے بعد ان کے ورثاء کو دفتر بہشتی مقبرہ سے سابقہ رہتا ہے۔ اس لئے ان کی سہولت اور اطمینان کے لئے سب کمیٹی تجویز کرتی ہے کہ

۱۔ مجلس کارپرداز کے قواعد اور شوریٰ کے فیصلہ جات کے ضروری اقتباسات ایک رسالہ کی صورت میں شائع کر دیئے جائیں۔ اور ہر موصی کی وصیت منظور ہونے پر اسے یہ رسالہ مہیا کر دیا جائے۔

۲۔ متعلقہ کارکنان دفتر کو تحریری توجہ دلائی جائے کہ وہ اہل معاملہ سے حسن سلوک سے پیش آویں۔

۳۔ سب کمیٹی مزید تجویز کرتی ہے کہ حتی الامکان نظارت بہشتی مقبرہ کے محررین اور دیگر کارکنان کے طور پر ایسے دوستوں کا تقرر کیا جائے جو خود موصی ہوں۔ وصیت کے قواعد سے واقف ہوں۔ اور ان کو تنظیم کے تربیت یافتہ ہوں۔

۴۔ سب کمیٹی مزید تجویز کرتی ہے کہ انتظامی امور اور حسابات کے ماہرین پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کیا جاوے جو

الف: حسابات وصیت کے بہتر طور پر رکھے جانے کے لئے موثر طریق کار وضع کرے۔

ب: دفتر بہشتی مقبرہ کے عملہ کی صلاحیت کار اور کام کی مقدار کا جائزہ لے۔ اور انتظامی امور کی اصلاح کے لئے مناسب تجاویز مرتب کرے"

اس کے بعد حضور کے ارشاد پر مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے نمائندگان شوریٰ سے اس تجویز پر رائے دینے کے لئے نام طلب کئے۔ چنانچہ بعض نمائندگان نے اپنے نام لکھوائے اور باری باری اپنا مشورہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے حضور کے ارشاد پر نمائندگان شوریٰ سے اس تجویز پر رائے لی تو تمام احباب نے کھڑے ہو کر سب کمیٹی کی رائے سے اتفاق کیا۔ اور اس کی پیش کی گئی تجاویز کو منظور کر لینے کی سفارش کی۔

تجویز ۳

اس کے بعد محترم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب نے ایجنڈا کی تجویز ۳ پیش کی جو یہ تھی:-

"موصی نمبر ۱۳۲۶۸ کو ایک قطعہ زمین عارضی طور پر الاٹ ہوا جس کی آمد اس کے خیال میں دو صد روپے سالانہ ہو سکتی تھی۔ اس جائیداد پر اس کی وصیت منظور کی گئی۔ بعد میں وہ الاٹمنٹ منسوخ ہو گئی۔ اب کیا اس موصی کی

وصیت قائم رہے گی یا منسوخ قرار پائے گی۔ جبکہ اس نے نہ حصہ جائیداد دیں اور نہ ہی حصہ آمد میں کوئی رقم ادا کی۔"

سب کمیٹی نے معاملہ پر غور کرنے کے بعد یہ سفارش کی کہ

"جو حالات بیان کئے گئے ہیں ان کے مطابق وصیت شرعاً غلط تھی۔ اور قواعد کے خلاف منظور کی گئی تھی۔ اس لئے کالعدم قرار دی جانی چاہیئے۔ نیز کمیٹی تجویز کرتی ہے کہ آئندہ اگر کوئی شخص صرف اپنی متوقع جائیداد پر وصیت کرتا ہے تو وہ منظور نہ کی جائے۔ نیز موجودہ وصایا کی اس نقطۂ نظر سے پڑتال کی جائے۔"

اس کے بعد محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے نمائندگان شوریٰ سے اس تجویز پر رائے دینے کے لئے نمائندگان کو اپنے نام لکھوانے کے لئے کہا۔ چنانچہ بعض نمائندگان نے اپنے نام لکھوائے اور اپنا مشورہ پیش کیا۔

اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

"اصل چیز یہ ہے کہ وفات کے وقت موصی کی کتنی جائیداد ہو۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ وصیت ادا کرنا ایک ایسی مالی قربانی بن جائے جو موصی اور غیر موصی کے درمیان مابہ الامتیاز بن جائے۔ پھر اس کے ورثاء کی ایسی تربیت ہو کہ اس کی جائیداد میں سے جو وصیت کا حصہ ہو وہ اُسے ادا کریں۔"

اس کے بعد حضور نے فرمایا:۔

جو دوست یہ رائے رکھتے ہوں کہ سب کمیٹی کی سفارش کے مطابق اس وصیت کو جس کو بطور مثال بیان کیا گیا ہے کالعدم سمجھا جائے کہ وہ وصیت تھی ہی نہیں وہ کھڑے ہوجائیں۔ اس پر سب نمائندگان شوریٰ نے کھڑے ہو کر سب کمیٹی کی رائے سے اتفاق کیا۔

اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا، میں چند منٹ کے لئے ہال سے باہر جارہا ہوں۔ میری غیر حاضری میں مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر صدارت اور معاونت دونوں کام کریں گے۔

تجویز ۴

اس کے بعد محترم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب صدر سب کمیٹی شوریٰ نظارت بہشتی مقبرہ نے ایجنڈا کی تجویز ۴ کی شق نمبر ۱ پڑھ کر سنائی جو یہ ہے:۔

۱۔ مجوزہ ترمیم شدہ قاعدہ ۴۲۷:۔

"موصیان کے لئے ضروری ہوگا کہ ہر سال اپنے فارم اصل آمد میں یہ اندراج کریں کہ اُن کی جائیداد میں فارم پُر کرنے تک کیا کمی یا بیشی ہوئی ہے۔ جس جائیداد کا ذکر وہ پہلے کر چکے ہوں اسے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ یہ ذکر کرنا ضروری ہوگا کہ جائیداد میں کمی یا بیشی کس طریق پر ہوئی ہے۔"

(نوٹ:۔ موجودہ قاعدہ ۴۲۷ میں جائیداد کی تفصیل دینے کی میعاد پانچ سال ہے۔)

سب کمیٹی نے اس ترمیم شدہ قاعدہ کو کچھ لفظی تبدیلی کے ساتھ منظور کئے جانے کی سفارش کی۔ جس کے بعد اس قاعدہ ۴۲۷ کے الفاظ درج ذیل ہوں گے:۔

"موصیان کے لئے ضروری ہوگا کہ ہر سال اپنے فارم اصل آمد میں یہ اندراج کریں کہ ان کی جائیداد میں دوران سال گزشتہ کیا کمی یا بیشی ہوئی ہے۔ جس جائیداد کا ذکر وہ پہلے کر چکے ہوں۔ اسے دہرانے کی ضرورت نہیں۔"

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے سب کمیٹی کی سفارش کے متعلق اپنی رائے کا اظہار فرمایا۔ اور اس کے بعد آپ کے ارشاد پر بعض نمائندگان شوریٰ نے سب کمیٹی کی تجویز سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ سیکرٹری سب کمیٹی اور محترم مجیب الرحمٰن صاحب ممبر سب کمیٹی نے سب کمیٹی کی تجویز کی وضاحت کی۔

دوران بحث حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اجلاس میں تشریف لے آئے۔ بحث کے دوران مرکز کو موصیان کے بارے میں رپورٹ بھجوانے کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

"نظام سلسلہ کو کسی کے متعلق اطلاع دینا غیبت نہیں۔ ہاں مجلسوں میں کسی کے عیب کا ذکر کرنا اور گپیں مارنا غیبت ہے۔"

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے فرمایا جس شکل میں سب کمیٹی نے تجویز منظور کی ہے، جو نمائندگان اس کے حق میں ہوں وہ کھڑے ہو جائیں۔ چنانچہ سب نمائندگان نے کھڑے ہو کر بالاتفاق سب کمیٹی شوریٰ کی سفارش کے حق میں اپنی رائے کا اظہار فرمایا۔

اس کے بعد مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب نے اس تجویز کی شق نمبر ۲ جو ایجنڈا میں درج ہے پڑھ کر سنائی جو یہ ہے:۔

مجوزہ ترمیم شدہ قاعدہ ۴۲۵:۔

"ہر جماعت میں امیر صاحب/صدر صاحب صدر موصیان اور دو موصی حضرات پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دیں گے۔ جو اس امر کی نگرانی کرے گی۔ نیز امیر/صدر کے توسط سے ہر سال کے شروع میں مرکز کو رپورٹ کرے گی کہ جہاں تک انسانی معلومات کا تعلق ہے حسب فہرست منسلکہ تمام موصیان اور موصیات شرائط وصیت کو پورا کر رہے ہیں۔ بصورت دیگر ہر موصی/موصیہ کے متعلق جو شرائط وصیت کو پورا نہ کر رہے ہوں اپنی بصیغہ راز رپورٹ بتوسط امیر/صدر مقامی مرکزی مجلس کارپرداز کو بھجوائے گی۔ مجلس کارپرداز جس وصیت کو شرائط وصیت کے خلاف پائے اسے منسوخ کر سکتی ہے۔ نائب صدر صاحبہ موصیات ایسی رپورٹ برائے ضروری کارروائی مذکورہ کمیٹی کو کریں گی۔"

سب کمیٹی نے کثرت رائے کے ساتھ مذکورہ ترمیم شدہ قاعدہ کی بجائے موجودہ منظور شدہ قاعدہ ۴۲۵ میں چند الفاظ کی ایزادی کی سفارش کی۔ اب قاعدہ ۴۲۵ کے الفاظ یہ ہوں گے

"ہر جماعت میں امیر صاحب/صدر صاحب اور صدر موصیان اس امر کی نگرانی اور رپورٹ کریں گے کہ تمام موصیان شرائط وصیت کو پورا کر رہے ہیں۔ بصورت دیگر ایسے موصی کے متعلق اپنی بصیغہ راز رپورٹ مجلس کارپرداز کو بھجوائیں گے۔ مجلس کارپرداز بعد تحقیق جس وصیت کو شرائط وصیت کے خلاف پائے اسے منسوخ کر سکتی ہے۔ نائب صدر صاحبہ موصیات ایسی رپورٹ برائے ضروری کارروائی امیر یا صدر کو کریں گی۔

(خط کشیدہ الفاظ موجودہ قاعدہ ۴۲۵ میں زائد کئے گئے ہیں)

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کے ارشاد کے مطابق احباب نے اس تجویز کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

اس کے بعد محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے فرمایا جو تجویز سب کمیٹی نے کی ہے اور نمائندگان شوریٰ کی تقاریر کے بعد صدر سب کمیٹی نے جس میں مناسب ترمیم کر لی ہے اور سیکرٹری صاحب سب کمیٹی بھی اس سے متفق ہیں۔ جو دوست اس کے حق میں ہوں وہ کھڑے ہو جائیں۔

آپ کے اس ارشاد پر تمام نمائندگان شوریٰ نے کھڑے ہو کر سب کمیٹی کی سفارش کے حق میں اپنی رائے کا اظہار کیا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے محترم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب صدر سب کمیٹی نے تجویز ۴ کی شق ۳ پیش فرمائی جو ایجنڈا میں یوں درج ہے

تشریح قاعدہ ۴۰۹۔ شوریٰ کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ وصیت کی منسوخی سے متعلقہ قاعدہ نمبر ۴۰۹ میں حسب ذیل الفاظ کا اضافہ کر دیا جائے۔

"اس قاعدہ پر ہمیشہ عمل ہوتا رہے گا۔ جب بھی کوئی موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ تک رقم وصیت (حصہ آمد) ادا نہ کرے گا تو اس کی وصیت مناسب تنبیہ جس کا زمانہ ایک ماہ سے زائد نہ ہوگا یعنی سات ماہ کے فوراً بعد منسوخ کر دی جائے گی۔"

اس کے بعد فرمایا سب کمیٹی کے نزدیک موجودہ منظور شدہ قاعدہ ٹھیک ہے۔ اور اس کی تشریح کی ضرورت نہیں۔ موجودہ قاعدہ ۴۰۹ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک رقم وصیت (حصہ آمد) ادا نہ کرے یا فارم اصل آمد پُر نہ کرے اور نہ دفتر سے اپنی مجبوری بتا کر مہلت حاصل کرے تو صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا کہ بعد مناسب تنبیہ اس کی وصیت کو منسوخ کر دے۔ اور موصی جو رقم بھی حصہ وصیت میں ادا کر چکا ہو اس کے واپس لینے کا اُسے حق نہ ہوگا۔ جس موصی کی وصیت انجمن کی طرف سے منسوخ کر دی جائے وہ جماعتی عہدہ دار نہیں بن سکے گا۔"

حضور نے ارشاد فرمایا۔ میں تین اضلاع (لاہور۔ سرگودہا اور فیصل آباد) کے دو دو آدمیوں پر مشتمل ایک معائنہ کمیٹی مقرر کر دیتا ہوں۔ یہ کمیٹی ہر دو ہفتہ میں ایک بار بغیر بتائے دفتر بہشتی مقبرہ کا معائنہ کرے۔ اور دیکھے کہ کارکن وقت پر دفتر آتے ہیں یا نہیں۔ کام کرتے ہیں یا نہیں۔ معائنہ اچانک ہوگا۔ پہلے سے وقت مقرر نہیں کیا جائے گا۔ اور آج کی تاریخ سے ہی اس پر عمل ہونا شروع ہو جائے گا۔ یعنی پہلی ٹیم پندرہ دن کے اندر اپنا کام کرے۔ اس وقت فوری طور پر عمل یہ ہوگا کہ — (آگے دیکھئے صفحہ ۱۰ پر)۔

گیارھویں قسط

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج ✿ نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

حضرت عیسیٰ نے کشمیر میں وفات پائی

مصنّفہ: اے فیبر قیصر

تلخیص و ترجمہ:- محترم منظور احمد صاحب گھنوکے ایم اے وکیل المال تحریک جدید قادیان

تاریخ وار ثبوت

پورا مضمون کو تاریخی اعتبار سے (حضرت) عیسیٰ ثابت کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان کی کشمیر میں آمد اور وفات کو ثابت کیا جائے اور اس غرض کے لئے راجہ گونڈا فرس گوپادتا اور شالیواہن کے ادوار کا تعین بھی بہت ضروری ہے۔ سکوں اور کندہ عبارتوں کے علاوہ جہاں تک تاریخ کا تعلق ہے۔ تو قابل اعتماد ذریعہ پنڈت کلہانہ کی تاریخ راجہ ترنگنی ہی ہے جو انہوں نے ۱۱۴۸ء تا ۱۱۴۹ء میں تصنیف کی یہ ان سلسلہائے سلاطین پر مشتمل تا ان سے متعلق امور پر مشتمل سب سے پرانی تاریخ ہے جنہوں نے ابتدائی زمانہ میں کشمیر پر حکمرانی کی۔ پنڈت کلہانہ کی یہ تصنیف جن جن قدیم تواریخ سے ماخوذ ہے وہ تمام کے تمام ماخذ نایاب ہیں۔ چنانچہ پنڈت کلہانہ کے بعد تمام کے تمام مسلم اور غیر مسلم مؤرخین بعد تحقیق کے خاتمے میں اس کی تاریخ کا حوالہ دیتے ہیں۔

"راجہ ترنگنی" کی اولین تین ترنگیں فرضی اور افسانوی نوعیت کی ہیں لیکن چوتھی ترنگ ٹھوس تاریخی حقائق پر منحصر ہے۔ فلیٹ۔ فرگسن۔ لیزان۔ بیوی۔ پرنسپ ول فریڈ اور ولسن جیسے مؤرخین نے پنڈت کلہانہ کے پیش کردہ مسنون اور تاریخوں کے حساب سے مختلف ذرائع سے توثیق و تصدیق کرنے کی کوششیں بالخصوص اس معیار سے کیں کہ کس کس نے کب سے حکومت کی؟ ...... بدقسمتی سے ہندوستان کی قدیم تاریخ میں دیو مالائی وجود (جیسے بدا اور اج) کو بھی حقیقی افراد کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا مؤرخین نے ان مشکل مسائل کو اپنی انتھک کاوش و بار و بہد سے حل کیا ہے جن کی پیچیدگی میں اس امر سے اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے کہ جو ادوار ان قدیم ماخذ میں بیان ہوئے ہیں وہ نہ صرف کثیر تعداد میں ہیں بلکہ ان کی ابتداء بھی غیر یقینی و مبہم ہے۔ تاریخی ادوار کے مندرجہ ذیل تقابلی گوشوارہ میں ہم نے ان ادوار کو پیش کیا ہے جو یہاں ہم سے متعلق ہیں اور ان ادوار کی تاریخیں نذیر احمد کے محولہ تخمینہ کی روشنی میں سنہ ۱ء اور سنہ ۱۹۵۰ء کے (تناسب) کے مطابق درج ہیں

ادوار	سن	سن
عیسوی دور	۱ء	۱۹۵۰ء
خیرانی دور	۴۰۰۴	۵۹۵۴ء
کلجگی دور	۳۱۰۱	۵۰۵۱ء
لاکیکہ "	۳۰۷۶	۵۰۲۵ء
بکرمی "	۵۷	۲۰۰۷
شالیواہن	۷۸	۱۸۷۷
ہجری دور	۶۲۲	۱۳۶۹
کشمیری دور	۱۳۲۴	۶۲۶

اس گوشوارہ کی بنیاد پر ہم ان واقعات کی تاریخوں کا جائزہ لیں گے جو حضرت عیسیٰ سے تعلق رکھتے ہیں اولاً ٹیکسلہ میں حضرت عیسیٰ اور تھوما حواری کے قیام کا جائزہ لیتے ہیں "ACTATHO MAE" اس قیام کی تعیین راجہ گونڈا فرس کے عہد حکومت میں کرتی ہے ٹیکسلہ سے جو ایک پرانی کندہ عبارت ملی ہے۔ اور فی الوقت لاہور کے عجائب گھر میں محفوظ ہے اس میں تحریر ہے کہ مہاراجہ گونڈا فرس کے عہد حکومت کے ۲۶ویں سال اور سمت ۱۰۳ کی بیساکھی کی چوتھی تاریخ کو ......" چونکہ یہ عبارت نامکمل رہ جاتی ہے لہذا اس امر کا تعین نہیں ہو پاتا کہ آیا اس میں کس تاریخ کا حوالہ دیا گیا ہے غالباً یہاں ابداگیس (ABDA GASES) کی شادی کا ہی حوالہ ہوگا جس میں (حضرت) عیسیٰ اور تھوما حواری ٹیکسلہ میں شریک ہوئے تھے سمت کے سالوں اور بیساکھی کے مہینہ کے حوالے سے یہ بات ظاہر ہے کہ یہاں بکرمی دور کو اپنایا گیا ہے۔ جو ۵۷ ق م میں شروع ہوتا ہے چنانچہ اس اعتبار سے مذکورہ بالا کندہ یادگاری عبارت کے وقوع کا سن ۴۶ء اور راجہ گونڈا فرس کے عہد حکومت کے ابتداء کا سن ۲۰ء قرار پاتا ہے اس کی تصدیق کرتے ہوئے۔ پروفیسر پیپسن PAPSON اپنی تاریخ "قدیم ہندوستان" (ANCIENT INDIA) کے صفحہ ۱۲۳ پر راجہ گونڈا فرس کا عہد حکومت ۲۱ء تا ۵۰ء بتاتے ہیں اور وی۔ اے سمتھ اپنی کتاب "ہندوستان کی ابتدائی تاریخ" (EARLY HISTORY OF INDIA) میں راجہ گونڈا فرس کے عہد حکومت کو ۳۰ء تا ۶۰ء بتاتے ہیں گویا اس لحاظ سے حضرت عیسیٰ اور تھوما حواری کے ٹیکسلہ کے قیام کے زمانہ کا سال ۶۰ء سے قبل اور ۵۰ء میں ممکنات سے ہے۔

اب ہم اس واقعہ کا جائزہ لیں گے (حضرت) عیسیٰ کو سرینگر کے قریب راجہ شالیواہن سے کب ملاپ ہوا اس کے لئے ہمیں پھر تاریخی پس منظر کا جائزہ لینا پڑے گا۔

۴۰ء میں کدفیسس KADPHES اوّل نے شمالی ہندوستان میں اپنی خودمختاری اور فرمانروائی کا اعلان کیا اور پشاور میں اس کے کنشکا (KANISHKA) نامی جانشین نے اولاً کشمیر اور بعدہٗ راجگان کاشغر کی فرمانبرداری کا مطالبہ کیا لیکن کدفیسس یا کنشکا ہر دو میں سے کسی نے بھی از مذکورہ بالا راجگان کو ان کی فرمانروائی سے معزول یا برطرف نہیں کیا بلکہ ان کی فرمانبرداری اور باجگذاری پر ہی اکتفا کیا کیونکہ ان کا اصل مقصود تو وسط ایشیا تھا۔

(ملاحظہ ہو وی۔ اے سمتھ صفحہ ۲۳۵)

اسی زمانہ میں راجہ شالیواہن SAKTAS کے مقابل پر برہمنوں کے ہر میدان کے طور پر ابھرا ملاحظہ ولیز صفحہ ۵۳۸) اس نے ساکیتوں کو شمالی ہندوستان اور کشمیر سے بے دخل اور خارج کر دیا اور ۷۸ء میں ایک بغاوت کو فرو کرنے کے لئے عازم دکن ہوا ساکیتوں پر اپنی اس فتح کو اس نے اپنے دور کے اجراء یعنی شالیواہن دور کی ابتداء سے منایا جو کلجگی سن ۳۱۷۹ کی بکرم بیساکھ سے شروع ہوتا ہے اور یہ عیسوی سن کے اعتبار سے ۱۴ مارچ ۷۸ء قرار پاتا ہے۔

(ملاحظہ ہو جے۔ ایچ وہلر کی ہسٹری آف انڈیا کا صفحہ ۲۳۹)

اس طرح حضرت عیسیٰ کی راجہ شالیواہن سے ملاقات سنہ ۷۸ء سے قبل کے کسی قریبی عرصہ میں قرار پاتی ہے۔

"تخت سلیمان کے ستونوں کی تعمیر اور (حضرت) عیسیٰ کی کشمیر میں موجودگی سے متعلق جو کندہ عبارات ان ستونوں پر پائی جاتی ہیں اور جس کا حوالہ ملا نادری کی تاریخ کشمیر میں درج ہے کہ تاریخ تحریر ۵۴ ہے ...... یا پیرزادہ غلام حسن کی تاریخ حسن جلد ۱ کے بموجب ۱۵۴ ہے یہ کندہ عبارت خط ثلث میں درج ہے جبکہ خط نستعلیق کو کشمیر اور افغانستان میں میر علی تبریزی نے ۱۳۹۸ء میں رائج کیا۔

چونکہ اس کندہ عبارت میں یہ وضاحت موجود ہے کہ اس تاریخ نویسی کے لئے کونسا ذریعہ یا دوام استعمال کیا ہے لہذا تمام مندرجہ ذیل سنوں کو زیر غور لایا جانا ضروری ہے نذیر احمد اس تعلق میں مندرجہ ذیل فہرست پیش کرتے ہیں۔

سن ہجری ۱ = ۶۲۲ء　$\frac{54}{154}$　$\frac{676}{776}$ء

کشمیری دور ۱ = ۱۳۲۴ء　$\frac{54}{154}$　$\frac{1279}{1179}$

شالیواہن " ۱ = ۷۸ء　$\frac{54}{154}$　$\frac{134}{232}$

بکرمی دور ۱ = ۵۷ ق م　$\frac{54}{154}$　$\frac{3}{97}$

لاکیکہ دور ۱ = ۳۰۷۶ ق م　$\frac{3054}{3154}$　$\frac{22}{78}$ ق م / ء

کلجگی دور ۱ = ۳۱۰۱ "　$\frac{3054}{3154}$　۴۷ ق م / ۵۳ء

مشاہدہ اور ملاحظہ کے بموجب جیسا کہ امکان بھی نظر آتا ہے کہ لاکیکہ یا کلجگی دور کی تواریخ ۴۰۵ء یا ۳۱۵ء کو اس سنہ میں مختلف صورت میں اپنایا گیا ہے چنانچہ اس کو ہم زیر غور لاتے ہیں۔ پیمر کول (ILLUSTRATION OF ANCIENT BUILDING OF KASHMIR) میں بغیر کسی توجہ کے بیان کرتے ہیں کہ جن مقصود ہجری سن ۱۰۵۴ قرار ہے یعنی ۱۶۴۴ء پنڈت رام چند کاک بھی اس خیال کی تائید کرتے ہوئے ANCIENT MONUMENTS OF KASHMIR میں رقمطراز ہیں کہ یہ عبارت مغل شہنشاہ شاہجہاں کے دور میں کندہ کی گئی تھی تاہم کوئی تاریخی دستاویز ایسی نہیں ملتی کہ جس سے یہ ثبوت مل سکے کہ اس معبد یا ہیکل کی مرمت اس دور میں ہوئی اور نہ ہی کسی مؤرخ نے یہ توضیح کی کہ جبکہ خط نستعلیق

مروّج تھا تو یہ عبارت اس خط میں کیوں کندہ نہیں ہوئی۔

چودھری خواجہ حسن ملک کا بھی یہی خیال ہے کہ یہاں مسلم دور ہی مراد ہے۔ لیکن وہ اس کو ۱۵۵۴ء بتاتے ہیں ان کی یہ وضاحت کسی حد تک مناسب و معقول نظر آتی ہے بشرطیکہ انہوں نے یہ مزید تصریح نہ پیش کی ہوتی کہ یہ ستون نمازی شاہ چاک کے دور میں تعمیر ہوئے تھے کیونکہ چاک کشمیر میں ۱۵۵۴ء تک اقتدار میں نہ آئے تھے۔

ملا احمد جو سلطان زین العابدین کے دربار کا تاریخ نویس تھا ان امور کو واضح تناسب میں پیش کرتا ہے اس کے قول کے مطابق کشمیری دور کا اجراء سلطان شمس الدین نے کشمیر کے پہلے گورنر "رنچو" (سلطان صدر الدین) کے عہد حکومت سے کیا جبکہ اس نے اسلام قبول کیا تھا اور اس عبوری عرصہ میں اسلامی سن کا استعمال ہوتا رہا اور اس سے قبل ہپترا کیش ورن HAPTRAKESUVARON بالآخر سن عام طور پر رائج تھا۔

پیرزادہ غلام حسن کشمیری دور اور سن کو اپناتے ہوئے اس کندہ عبارت کو سلطان زین الدین کے عہد حکومت سے منسوب کرتے ہیں لیکن یہ ممکنات میں نہیں ہے کیونکہ اگر ۵۴ یا ۱۵۴ کو کشمیری دور خیال کیا جائے تو اس اعتبار سے سن عیسوی ۱۳۷۸ اور ۱۴۷۸ء قرار پاتا ہے جس میں ان کا عہد حکومت تاہم نہیں۔ ہمیں یہ بھی علم ہے کہ سلطان زین العابدین نے ایک مندر کی مرمت کرائی تھی لیکن یہ "تخت سلیمان" کہلاتا تھا نہ کہ تخت سلیمان۔

بہت سی دیگر صورتیں بھی یا تو فقدان شہادت کے باعث ناکام رہتی ہیں یا پھر اس کی تائید میں جو شہادتیں پیش کی جاتی ہیں وہ مناسب نکلتی ہیں تاہم ملا احمد کے اشعار میں اور کشمیر کے دیگر مؤرخین کے بیانات جو ان ستونوں کی تعمیر و مرمت سے متعلق ہیں ان سے کسی معقول نتیجہ پر پہنچا جا سکتا ہے۔

تمام مؤرخین اس پر بیک زبان متفق ہیں کہ ان ستونوں کی مرمت راجہ گوپا دتا (یا گوپا نندا) کے عہد حکومت میں ہوئی تھی اس سلسلہ میں ملا نادری مفتی غلام نبی خانیاری اور مرزا سیف الدین کی تواریخ میں وقیع صراحتیں موجود ہیں مزید براں .... نے بھی ابو النصر ... اپنی کتاب "تاریخ کشمیر" میں ... کہ کوئی ہزار سال

قبل راجہ گوپا دتا نے تخت سلیمان کے معبد کی مرمت کروائی حیدر ملک بھی اپنی کتاب "تاریخ کشمیر" میں رقمطراز ہیں کہ راجہ گوپا دتا نے بہت سے معابد تعمیر کرائے اور تخت سلیمان کے معبد کی مرمت بھی کرائی دو ہزار سال گزر جانے کے بعد بھی یہ معابد و منادر آج بھی جوں کے توں قائم ہیں۔ سنڈیمان (سلیمان) راجہ گوپا دتا کا وزیر تھا اور اس کو اس معبد کی مرمت کا کام سونپا گیا تھا۔ پیرزادہ غلام حسین بھی کہتے ہیں کہ راجہ گوپا دتا نے اس کی تجدید و مرمت کرائی لیکن ان کا اس کی کندہ عبارت کے ضمن میں جو نظریہ ہے وہ دل کو نہیں لگتا۔

سنڈیمان ایک شامی نژاد ایرانی تھا اور اس سے یہ معقول دلیل بھی مل جاتی ہے کہ اس کندہ عبارت کا "خط ثلث" میں ہونا اس وجہ سے تھا کہ اس کا اصل رشتہ تھا ہی ایران سے۔

اب کشمیر میں گوپا دتا کی عہد حکومت کا تعین کرنا ہے ولسن کے بموجب اس کا عہد حکومت سن ۸۲ ق م میں شروع ہوا لیکن اس نے اپنے حساب میں ۱۳۱ سال کی غلطی کی ہے کیونکہ اکبر اور کلیجگی ستون میں علی الترتیب ۲۵ اور ۴ سال کا مغالطہ کھا کر وہ تین ادوار حکومت کی ۹۴ سال کی زقند لگا جاتا ہے مزید براں اس کو کشمیر کے راجہ گوپا دتا اور قندھار کے گوپا دتا کی ہمنامی سے بھی غلطی ہوتی ہے دراصل راجہ گوپا دتا نے ۶۰ سال دو ماہ حکومت کی چنانچہ اگر ولسن کی غلطی کو ملحوظ رکھا جائے تو اس اعتبار سے اس کی حکومت کا سن ۴۹ عیسوی میں آغاز ہو کر سن ۱۰۹ عیسوی میں اختتام ہوا الغرض تخت سلیمان کی کندہ عبارت کی ممکنہ تاریخوں کا تجزیہ کرتے ہوئے ہم اس حقیقت پر آتے ہیں کہ بکرمی ۱۵۴ (۹۷ء) اور لاکیکہ سن ۳۱۵۴ (۷۸ء) اسی کے عہد میں آتے ہیں۔ لاکیکہ سن زیادہ قرین قیاس ہے کیونکہ ملا احمد کے اس ترجمہ سے لگایا جاتا ہے جو اس نے کشمیر کے ضمن میں اپنایا ہے۔

آخر میں ہم حضرت عیسیٰ کی تاریخ پیدائش کا جائزہ لیتے ہیں روایتی طور پر یہ سنہ ہے لیکن بعض شہادتیں اس امر کی غمازی کرتی ہیں کہ یہ کچھ عرصہ قبل واقع ہوئی۔

ڈاکٹر ہربرٹ ہینگ اپنی بائیبل میکسی کن میں اس کو ۶ یا ۷ ق م قرار دیتے ہیں اگرچہ اس میں تسلیم شدہ تاریخ ...

نظر آتا ہے لیکن تاہم یہ قرین حقیقت نظر آتی ہے۔

مندرجہ بالا واقعات کے تاریخ وار تجزیہ اور (حضرت) عیسیٰ کی حیات ثانی کے عمومی تصور سے یہ حقیقت ابھر کر سامنے آتی ہے کہ جب ان کے مشرقی سفر کا اختتام ہوا تو اس وقت وہ

اچھی پختہ عمر کے تھے اور یہ کہ انہوں نے ضعیفی کی عمر میں وفات پائی۔ چنانچہ اب اگر ہم ان کی متنازعہ فیہ ملاقات کی تاریخ کی صحیح تعین کریں تو یہ ۷۸ء قرار پاتی ہے جبکہ ان کی عمر قریباً ۸۵ سال تھی۔

(باقی)

تقریب رخصتانہ

عزیزہ امۃ العزیز علیما ایم اے بی ایڈ معلمہ نصرت گرلز ہائی اسکول قادیان بنت مکرم چوہدری فتح محمد صاحب گجراتی درویش قادیان جن کا نکاح اس سے قبل بجید احمد خان ولد ... خان ساکن پنکال (حال مقیم جرمنی) کے ہمراہ قادیان میں پڑھا جا چکا تھا کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۵/۸۱ بروز سوموار بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔

اس موقعہ پر سب سے پہلے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں دولہا کی گلپوشی کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا فرمائی اس کے بعد بارات مکرم چوہدری فتح محمد صاحب کے مکان پر پہنچی یہاں بھی تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد بچی کی رخصتی عمل میں آئی اور اگلے روز بچی اپنے سسرال (اڑیسہ) روانہ ہو گئی۔

اس خوشی کے موقعہ پر عزیزہ کے بھائی رفیق احمد ناصر نے مبلغ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ آمین۔

اعلان نکاح

مورخہ ۵/۸۱ کو بعد نماز عصر محترم مولوی محمد رفعت اللہ صاحب غوری نے مکرم کلیم احمد صاحب ناصر کے نکاح کا اعلان محترمہ امۃ المتین صاحبہ ہیڈ مسٹریس بنت مکرم فاروق احمد صاحب لاڑجی کے ہمراہ مبلغ ۲۲۲۵/- روپے اور دو سرخ دینار حق مہر پر کیا مکرم فاروق احمد صاحب نے اس موقعہ پر بطور شکرانہ مختلف مدات میں یکصد پچاس روپے اور مکرم کلیم احمد صاحب ناصر نے مبلغ بیس روپے ادا کئے ہیں قارئین بدر سے نکاح کی تقریب کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار: عبد الرحمٰن مبلغ یادگیر

درخواستہائے دعا

☆ — محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی والدہ محترمہ (اہلیہ محترم چوہدری عبد اللہ خان صاحب مرحوم کراچی) کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے محترمہ موصوفہ بے حد کمزور اور ضعیف ہیں آپریشن کی کامیابی اور کامل صحت و شفایابی کے لئے نیز خود خاکسار اپنی کامل صحت، فعال زندگی اور حصول رضاء الٰہی کے لئے جملہ بزرگان و احباب جماعت کی دعاؤں کا خواستگار ہے۔

(خاکسار: عبد المالک ۵-۱ لیمر بلاس اقبال روڈ لاہور ۔۔۔)

☆ — خاکسار نے چند روز ہوئے اپنی ایک داڑھ نکلوائی ہے شوگر کے عارضہ کی وجہ سے ہر ممکن علاج و معالجہ کے باوجود تا حال زخم مندمل نہیں ہوا ہے جس کی وجہ سے تکلیف ہے جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں کامل صحت و شفایابی اور مقبول خدمت سلسلہ کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: منظور احمد گھنوکے درویش قادیان

☆ — مکرم خالد احمد صاحب لاڑی احمدی یادگیر ملازمت کے سلسلہ میں سعودی عرب گئے ہیں۔ موصوف مختلف مدات میں مبلغ ۵۰/- روپیہ بھجواتے ہوئے اپنے دینی و دنیوی مقاصد میں حصول کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں خود خاکسار بھی میدان تبلیغ میں بیش از بیش خدمت سلسلہ بجا لانے کی توفیق پانے کے لئے دعا کا خواستگار ہے۔

خاکسار: عبد الرحمٰن مبلغ یادگیر

جماعت احمدیہ بریشہ (بنگال) کے زیر اہتمام

چوتھا کامیاب سالانہ جلسہ پیشوایان مذاہب

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور اسی کی تائید و نصرت سے جماعت احمدیہ بریشہ (مغربی بنگال) کا چوتھا سالانہ جلسہ پیشوایان مذاہب "بریشہ ہائی سکول" کے وسیع پنڈال میں مورخہ ۱۲ اپریل بروز اتوار نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔

جلسے کا انتظام اور تشہیر

جماعت بریشہ میں مخلص خلوص اور محنت سے ہر سال جلسہ کرتی ہے وہ امسال پہلے سالوں کی طرح امسال بھی مقررہ تاریخ سے کئی روز قبل احباب جماعت جلسے کی تیاریوں میں مشغول ہو گئے اس موقع پر دو ہزار پمفلٹ اور چار ہزار دعوتی کارڈ شائع کر کے تقسیم کئے گئے اور کئی روز قبل پیپرز پر جلسہ کی تاریخ اور مقام اجتماع کا اعلان لکھوا کر بڑا بڑا بینر لگا دیا گیا۔ جس پر دو تین روز لاؤڈ سپیکر پر اس پروگرام کا اعلان کیا جاتا رہا نیز ۱۲ اپریل کو کلکتہ کے کثیر الاشاعت انگریزی اور بنگلہ اخبارات۔ اسٹیٹسمین "امریتا بازار پتریکا" بسومتی اور آنند بازار میں بھی اپنے خاص کالم میں اس جلسے کی خبر شائع کی جلسے کا انتظام بریشہ ہائی سکول کے وسیع کمپاؤنڈ میں کیا گیا تھا جس میں نہایت عمدہ شامیانہ لگا کر بہت خوبصورت سٹیج بنایا گیا تھا اور پانچ صد نشستوں کا انتظام کیا گیا تھا۔

تائید الٰہی

مقررہ تاریخ کو صبح سے ہی اچانک آسمان ابر آلود ہو گیا شام چار بجے کے بعد یکایک بادل بہت گہرے ہو گئے اور گھٹا ٹوپ اندھیرا ہو گیا اور سخت طوفانی صورت اختیار کر لی اور موسلا دھار بارش برسنے لگی جو لوگ اس وقت تک جلسہ گاہ میں پہنچ چکے تھے انہوں نے غیر از جماعت افراد سمجھنے لگے کہ اب کسی صورت میں جلسہ نہیں ہو سکتا اس کے بالمقابل ہر احمدی دعاؤں میں مشغول خدا تعالیٰ کی رحمت سے پر امید نظر آتا تھا چنانچہ خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت سے تھوڑی دیر میں ہی طوفان ختم ہو گیا بارش بھی رک گئی اور موسم نہایت خوشگوار ہو گیا پروگرام کے مطابق ٹھیک وقت پر جلسہ کی کارروائی شروع ہو گئی اس غیر معمولی خدائی تائید و نصرت کا غیروں پر بہت اثر تھا اور وہ معترف ہو رہے تھے کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی خاص تائید و برکات ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ کی کارروائی

اس جلسے کی صدارت کے فرائض شریمتی بھا مشن ... کالج پرنسپل دوبیا نند کالج ... نے ادا فرمائے جبکہ مکرم سید نور عالم صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ مہمان خصوصی کے طور پر رونق افروز تھے۔

مکرم منیر احمد صاحب بانی کلکتہ نے تلاوت قرآن کریم کے بعد اس حصہ کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا اور مکرم محمد اسماعیل صاحب ... نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی اس جلسے کی پہلی تقریر خاکسار کی تھی خاکسار نے جلسے کے اغراض و مقاصد کو بیان کرتے ہوئے بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی اور اعلیٰ تعلیمات کو پیش کیا نیز حضرت بانی جماعت احمدیہ کی پاکیزہ سیرت کو بھی اختصار کے ساتھ بیان کیا دوسری تقریر حضرت بدھ علیہ السلام کی سیرت پاک پر شری پی برکش کانتی بردا نے کی اور جماعت احمدیہ کو مبارکباد پیش کی جو ہر سال اس قسم کے جلسے کر کے امن اور صلح و آشتی کی فضا پیدا کر کے بنی نوع انسان کی خدمت کر رہی ہے۔

اس کے بعد مکرم ماسٹر مشرف حسین صاحب ایم اے سیکرٹری تبلیغ کلکتہ نے تقریر کی عنوان تھا سیرت پاک حضرت رحمۃ للعالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے قرآن کریم سے ثابت کیا کہ تمام انبیاء علیہم السلام آسمانی کتب اور تمام مذاہب کے لئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک وجود کیونکر رحمت کا موجب ہے۔ بڑے دلنشین اور مدلل رنگ میں بیان فرمایا۔ بعدہٗ مکرم مظہر احمد صاحب بانی کلکتہ نے نہایت مترنم آواز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ چوتھے نمبر پر جناب سوامی دویکے پریا نند جی نے سیرت حضرت کرشن جی مہاراج کے عنوان پر تقریر کی۔

اس جلسے کی پانچویں تقریر کا عنوان تھا "ایک دھرم ایک پیغمبر" ہر زمانہ کا درحقیقت ایک ہی مذہب ہے حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر جس قدر انبیاء مختلف ملکوں زمانوں اور قوموں میں مبعوث ہوئے وہ سب خدا کے واحد ہی کی تعلیم لے کر آئے جس کی تکمیل بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوئی یہ تقریر مکرم الحاج احمد توفیق صاحب چوہدری بنگلہ دیش کی تھی جنہیں خاص طور پر اس جلسے میں شرکت کی دعوت دے کر بنگلہ دیش سے بلایا گیا تھا مقرر موصوف نے قرآن، وید، گیتا، بائیبل اور دیگر مذہبی مقدس کتب کے اصل حوالہ جات کو پیش کرتے ہوئے نہایت مدلل اور موثر رنگ میں خدا تعالیٰ کی توحید انبیاء کی بعثت، عبادات اور دیگر پر امن تعلیمات کو پیش فرمایا اور آخر میں امام آخر الزمان کے بارے میں تمام مقدس کتب کی پیشگوئیوں کو بیان کر کے بانی جماعت احمدیہ کی صداقت ثابت کی۔

آپ کے بعد جناب ... سنگھ ... نے حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت پر تقریر کی۔ مقرر موصوف نے گرو گرنتھ کی مذہبی رواداری کی تعلیمات اور مسلمانوں کی محبت حضرت بابا نانک کے ساتھ بیان کرتے ہوئے بے حد خوشی کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ کا یہ ... حقیقت میں پیار محبت اور صلح کاری کا ساماں ہے ایسے ہی جلسے ہمارے دل کے میل کو دھو سکتے ہیں اس کے بعد ایک نظم تھی جو عزیزم محمد عصمت اللہ صاحب نے اپنی سریلی آواز میں سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا آخر میں جناب ریورنڈ الیس کے چٹرجی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت و سوانح پر تقریر کی بعد ازاں اس جلسے کے مہمان خصوصی مکرم سید محمد نور عالم صاحب احمدی امیر جماعت کلکتہ نے اس جلسے کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ انسان بعض دفعہ اپنے ... علم کی وجہ سے ایک بات کہتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کا ارادہ اور کچھ ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر موسم کی خرابی کو دیکھ کر بعض لوگ یہ خیال کرنے لگے کہ اب جلسہ نہیں ہو سکتا لیکن یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی رحمت ہے کہ جلسہ نہایت خوشگوار موسم میں کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو رہا ہے آپ نے جماعت احمدیہ بریشہ کی طرف سے جملہ مقررین و حاضرین مجلس کا شکریہ ادا کیا اور سب سے آخر میں صدر مجلس شریمتی بھا مشن چندر داس نے اپنے صدارتی خطاب میں تمام پیشوایان مذاہب کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کو مبارکباد دی اور فرمایا کہ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے امن و سلامتی قائم کرنے کا یہ نرالا طریق رائج کیا ہے اگر بار بار اسی طرح ایک سٹیج سے مختلف بزرگوں کی عزت و تکریم بیان کی جاتی رہی تو ایک وقت آئے گا کہ دنیا میں حقیقی امن اور شانتی پیدا ہو جائے گی دنیا کے تمام انبیاء اور رشی منی اوتار اسی وجہ سے اور اسی مقصد کے لئے آتے رہے کہ لوگ آپس میں پریم کرنے لگ جائیں عداوت اور نفرت دور ہو جائے۔

بعد جلسے کی کارروائی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی جلسہ گاہ کے گیٹ پر جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک بک اسٹال لگایا گیا تھا جہاں سے لوگوں نے لٹریچر حاصل کیا اس موقعہ پر بریشہ جماعت کی طرف سے مقررین اور بعض معززین شہر کی چائے سے تواضع کی گئی۔

اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے مکرم مولوی عبد المطلب صاحب مبلغ مرشد آباد اور مکرم مولوی محمد یونس صاحب معلم وقف جدید نے ... دیا اسی طرح کلکتہ کے خدام اور دیگر افراد جماعت نے نہ صرف جلسہ کی رونق کو دوبالا کیا بلکہ کئی رنگ میں پر خلوص تعاون کا مظاہرہ کیا فجزاھم اللہ خیراً۔ اللہ تعالیٰ اس جلسے کو بہتری کے لئے ہدایت کا موجب بنائے اور دور رس نتائج برآمد فرمائے۔ آمین

زکوٰۃ کی ادائیگی
اموال کو پاک کرتی ہے

مختصر رپورٹ مجلس مشاورت ربوہ۔ بقیہ

تینوں اضلاع کے امراء پانچ پانچ آدمی منتخب کر کے مجھے تین دن کے اندر بھجوا دیں تا ان میں سے دو دو آدمیوں پر مشتمل ٹیمیں مقرر کر دی جائیں۔

اس کے بعد فرمایا

جو دوست ترمیم شدہ تجویز کے حق میں ہوں وہ کھڑے ہو جائیں۔

حضور کے اس ارشاد پر تمام نمائندگان نے کھڑے ہو کر ترمیم شدہ تجویز کے حق میں اپنی رائے کا اظہار فرمایا۔

اس کے بعد محترم چوہدری اعجاز نصر اللہ صاحب صدر سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ نے ایجنڈا میں درج تجویز ۵ کی شق ۲ پیش کی جو یہ ہے

۱۔ "مرض الموت میں کی گئی وصیت قابل قبول نہ ہو گی۔

۲۔ نظام وصیت کے لحاظ سے مرض الموت وہ شدید بیماری شمار ہو گی جس میں کسی شخص کی موت کا قوی احتمال پیدا ہو چکا ہو اور اسی مرض میں اس کی موت واقع بھی ہو جائے۔

اور یہ بھی فرمایا

سب کمیٹی اس کو منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے۔

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے [illegible] تجویز پر بحث کرنے کی درخواست [illegible] بعض احباب نے باری باری [illegible] تجویز کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

اس کے بعد محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے فرمایا جو نمائندگان شوریٰ ایجنڈا میں مندرج تجویز جس کے منظور کئے جانے کی سفارش سب کمیٹی نے بھی کی ہے کے حق میں ہوں وہ کھڑے ہو جائیں چنانچہ سب نمائندگان شوریٰ نے کھڑے ہو کر بالاتفاق ایجنڈا میں درج تجویز اور سب کمیٹی کی سفارش کی تائید کی۔

اس کے بعد محترم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب صدر سب کمیٹی نے حضور کی اجازت سے ایجنڈا میں درج تجویز ۵ کی شق ۵ [illegible] پڑھ کر سنائی جو یہ ہیں۔

تجویز ترمیم قاعدہ ۳۷۹/ب بابت تشخیص جائیداد

الف۔ موصی اپنی زندگی میں کل جائیداد یا اس کے [illegible] حصہ کی (بشرطیکہ وہ ایک سے زیادہ اکائیوں پر مشتمل ہو) حسب قاعدہ قیمت تشخیص کرا کے حصہ جائیداد یکمشت یا ایک سال یا بارہ مہینوں میں ادا کر سکتا ہے۔

ب۔ ضروری ہو گا کہ تشخیص جائیداد کی درخواست میں دفتری ریکارڈ کی خاطر موصی اپنی کل موجودہ اس وقت جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کا تفصیلی ذکر کر کے ان کی قیمت کا اندازہ بھی [illegible]

ج۔ جائیداد کے کسی جزو کی قیمت تشخیص کرانے کی صورت میں اس جزو کی تعیین کرنا ضروری ہو گا

د۔ تشخیص قیمت پر حصہ جائیداد اگر ایک سال کے اندر ادا نہ ہو گا تو وہ تشخیص منسوخ متصور ہو گی سوائے اس کے کہ موصی [illegible] حالات میں مجلس کارپرداز سے مناسب مہلت حاصل کرے۔

اسی سال کے دوران تشخیص بھی منسوخ ہونے کی صورت میں جو رقم اس سلسلہ میں ادا ہو چکی ہو گی وہ حسب قواعد موصی کے حصہ جائیداد میں جمع ہو گی۔

اس کے بعد فرمایا۔ سب کمیٹی شوریٰ کا مجوزہ ترمیم شدہ قاعدہ ۳۷۹/ب کے خط کشیدہ الفاظ (اس سال کے دوران) کو حذف کر کے منظور [illegible] کرتی ہے محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی دعوت پر مکرم ادریس احمد صاحب سرگودھا نے اس تجویز کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور اس کے بعد نمائندگان شوریٰ سے اس تجویز کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کرنے کے متعلق کہا گیا تو سب نے کھڑے ہو کر اس کے حق میں اپنی رائے کا اظہار کیا۔

اس کے بعد محترم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب صدر سب کمیٹی برائے بہشتی مقبرہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے تجویز ۵ کی شق ۶ (الف تا ج) پیش کی جس کے الفاظ یہ ہیں

۶۔ خواتین کی وصیت کے بارہ میں

الف۔ طالب علم خواتین کی وصیت۔ اگر کوئی اور آمد یا جائیداد نہ ہو صرف جیب خرچ پر منظور کی جا سکتی ہے لیکن ضروری ہو گا کہ طالب علمی کا زمانہ ختم ہونے پر وہ اپنی وصیت کی تجدید کرے

(ب) ایسی غیر شادی شدہ خاتون جو طالب علم نہ ہو اس کی وصیت حسب قاعدہ ۱۲/ب منظور کی جا سکتی ہے بشرطیکہ یہ قاعدہ اس پر عائد ہو سکتا ہو۔ ضروری ہو گا کہ شادی ہونے پر وہ اپنے کوائف سے مجلس کارپرداز کو تین ماہ کے اندر مطلع کرے۔

(ج) بیوہ کی وصیت میں شق ۲ کے مطابق حسب قاعدہ ۲۳۰/ب منظور کی جا سکتی ہے۔

قاعدہ ۲۳۰/ب یہ ہے

"اغراض وصیت کے [illegible] میں جائیداد سے مراد ایسی جائیداد ہے جس پر موصی کا گزارہ ہو رہا ہو۔"

اس کے بعد فرمایا۔

سب کمیٹی کی رائے میں شق (ب) کے لئے قاعدہ ۲۸۲ [illegible] منظور شدہ موجود ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

"طالب علم یا غیر شادی شدہ خاتون کی وصیت صرف جیب خرچ پر منظور ہو سکتی ہے۔ اور اس سے مراد وہ رقم ہے جو کھانے، فیس اور کتب کے علاوہ اسے ملے۔"

اس سب کمیٹی کی شق ج سے اتفاق ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

"بیوہ کی وصیت حسب قاعدہ ۲۳۰/ب منظور کی جا سکتی ہے"

اس کے بعد نمائندگان شوریٰ کو اس تجویز کے متعلق اظہار خیال کی دعوت دی گئی چنانچہ مکرم چوہدری [illegible] صاحب لاہور مکرم رفیق احمد صاحب راولپنڈی صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب ربوہ مکرم منور شمیم صاحب ربوہ اور قائمقام ناظر اصلاح و ارشاد اللہ مرکزیہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

بحث کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"وصیت کرتے وقت کوئی معیار قربانی تو ہمارے ذہن میں ہونا چاہئے اس لئے موجودہ قاعدہ بھی باقی رہنا چاہئے یا نو اس پر غور کرنا چاہئے"۔

حضور نے فرمایا:۔

"ایک عورت نے صرف جیب خرچ پر وصیت کی اور پھر اس کی شادی ہو گئی۔ اس کے خاوند کی اتنی آمد ہے کہ وہ عیش کر رہی ہے مگر قوام سر رہی ہوتا ہے اس لئے آمد پر حالی فرق کی ہی متصور ہو گی عورت کی بیٹیں یعنی عورت شادی کے بعد کوئی معیاری قربانی کر سکتی ہے۔ اصل بات یوں بنتی چاہئے کہ میاں بیوی دونوں موصی ہوں۔"

اس کے بعد حضور نے فرمایا

جو نمائندگان اس بات کے حق میں ہوں کہ قاعدہ موجود ہے ترمیم نہ کی جائے وہ کھڑے ہو جائیں اس پر سب نمائندگان نے کھڑے ہو کر بالاتفاق ایجنڈا کی تجویز ۵ شق ۶ کے متعلق سب کمیٹی کی سفارش کی تائید کی۔

(تلخیص از الفضل ۲۲، ۲۳ اپریل ۱۹۸۱ء)

اخبار قادیان

☆ — مکرم شیخ فضل احمد صاحب لاہور مع اہل و عیال مورخہ ۳۰/۴/۸۱ کو قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۷/۵/۸۱ کو واپس تشریف لے گئے ☆ — محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ اور محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوت و تبلیغ آل مہاراشٹر ادر مسلم کانفرنس میں شمولیت کی غرض سے مورخہ ۸/۵/۸۱ کو بمبئی کے لئے روانہ ہوئے ☆ مورخہ ۷/۵/۸۱ کو بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی صدارت میں مجلس انصار اللہ کا ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں علی الترتیب مکرم مولوی منیر یوسف صاحب فاضل۔ مکرم مولوی عبد الکریم الدین صاحب شاہد، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم اور محترم صدر اجلاس نے مختلف اہم تربیتی امور پر روشنی ڈالی ☆ — مورخہ ۸/۵/۸۱ کو بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی صدارت میں خدام کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں علی الترتیب عزیز قریشی محمد فضل اللہ صاحب۔ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد۔ مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم، مہتمم مقامی اور صدر جلسہ نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں ☆ — مکرم مرزا محمد الدین صاحب، محترمہ امۃ البشریٰ صاحبہ اور مکرم مرزا [illegible] الدین صاحب مورخہ ۸/۵/۸۱ کو کینیڈا سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۹/۵/۸۱ کو واپس تشریف لے گئے ☆ — مکرم حکیم رشید احمد صاحب لاہور سے مورخہ ۸/۵/۸۱ کو قادیان تشریف لائے ہیں ☆ — مکرم چوہدری محمد خالد صاحب باجوہ (ابن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ساہیوال) کراچی سے اپنے ذاتی کام کے سلسلہ میں دہلی آئے ہوئے تھے دو روز کے لئے مورخہ ۹/۵/۸۱ کو قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۱۱/۵/۸۱ کو واپس تشریف لے گئے۔

محترم ناظر صاحب جائیداد و تعمیرات کی سرینگر میں آمد

سری نگر کے مقامی حکام نے یہ فیصلہ کیا کہ مسجد احمدیہ سرینگر کی مغربی جانب والی سڑک کو کشادہ کیا جائے۔ اور مسجد کے صحن کی مغربی دیوار اور گیٹ کو مشرق کی جانب پیچھے ہٹایا جائے۔ چنانچہ اس صورتِ حال کی مرکز کو اطلاع دی گئی۔ صدر انجمن احمدیہ کے فیصلہ کے مطابق مورخہ ۴ ہجرت (مئی) کو محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجزؔ ناظر جائیداد و تعمیرات، سرینگر تشریف لائے۔ سرینگر میں آپ نے اس سلسلہ میں چیف انجینئر، چیرمین صاحب چیف ٹاؤن پلاننگ، اور دیگر اعلیٰ حکام سے بات چیت کی جو انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ مند ثابت ہوگی۔ ہم حکومتِ کشمیر کے حکام سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ سڑک کو کشادہ کرنے کا فیصلہ اس طور سے کریں گے جو ہماری مرکزی مسجد کی حفاظت اور تقدس کو کسی طرح متاثر نہ کرے۔

محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجزؔ کے سرینگر میں قیام سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس موقعہ پر بعض افرادِ جماعت کے ضروری معاملات کے سلسلہ میں جناب پیر غلام حسن شاہ صاحب انسپکٹر جنرل پولیس اور ڈائریکٹر جولاجی مائننگ شری آر۔ایل بلگوترا سے ملاقاتیں کی گئیں۔ اور ان کو جماعت کا لٹریچر دیا گیا۔ مورخہ ۸ ہجرت (مئی) کو محترم عاجز صاحب واپس قادیان کے لئے روانہ ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے یہاں آنے کے بہتر اور سودمند نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ مقیم سرینگر۔

نکاح کے سلسلہ میں ضروری اعلان

رشتہ ناطہ اور نکاح کے سلسلہ میں احباب جماعت محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف رجوع کریں۔ یہ شعبہ دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ میں قائم ہے۔ اور لڑکوں، لڑکیوں کے کوائف اس دفتر میں موجود ہیں۔ اس طرح جلد سے جلد احباب کے بچوں کے رشتے ناطے میں مدد ملے گی۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

نظامِ وصیت

اور

نئے سال میں جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں!

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال یکم مئی ۱۹۸۱ء سے شروع ہو چکا ہے۔ احباب جماعت جہاں نئے عزم کے ساتھ تبلیغ۔ تعلیم و تربیت۔ تنظیم۔ تعلق باللہ کی طرف متوجہ ہوں گے وہاں پر ان کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم فرمودہ نظام وصیت کی غرض و غایت اور برکات و فوائد کو بھی ذہن نشین کرنا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں اپنی جماعت کو مطلع کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں:—

"ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں"

اور بہشتی مقبرہ قادیان کے لئے جو زمین حضورؑ نے وقف فرمائی اس کے لئے دعا فرمائی کہ خدا اس میں برکت دے اور اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی۔ اور خدا کے لئے ہو گئے۔ لہٰذا جماعت کے ہر فرد کو وصیت کرنی چاہیئے تا خاتمہ بالخیر ہو کر بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعائیں کریں۔

عہدہ دارانِ جماعت اور مبلغین حضرات سے گزارش ہے کہ وہ کوشش فرمائیں کہ ان کی جماعت میں کوئی شخص غیر موصی نہ رہے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

بقیہ اخبار احمدیہ: اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے معجزانہ رنگ میں کامل صحت و شفایابی سے نوازے۔ آمین۔

★ جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ!

اپنی قابلِ اشاعت رپورٹیں اور مضامین براہِ راست مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور مہتمم شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کو بھجوایا کریں تاکہ اخبار بدر میں ان کی بروقت اشاعت ہو سکے۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

دعائے مغفرت

(۱) محترمہ طیبہ شہناز صاحبہ لندن کے بھتیجے عزیز مزمل عمران مورخہ ۸۱-۳-۲ کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ محترمہ موصوفہ اعانت بدر میں ایک پونڈ بھجواتے ہوئے دعا کی درخواست کرتی ہیں کہ خدا تعالیٰ عزیز مرحوم کو بلندیٔ درجات سے نوازے اور غمزدہ والدین و دیگر لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

خاکسار، مرزا وسیم احمد امیر جماعت احمدیہ قادیان۔

(۲) افسوس مکرم غلام محی الدین صاحب صدر جماعتِ احمدیہ گلبرگہ گزشتہ دنوں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم جماعت احمدیہ گلبرگہ کے بانیوں میں سے ایک تھے۔ ایک مخلص اور فدائی احمدی ہونے کی حیثیت سے ان کی زندگی قابلِ رشک و لائقِ تقلید تھی۔ خدمتِ دین کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ جملہ بزرگان و احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ بلندیٔ درجات سے نوازے اور پسماندگان کا حامی و مددگار ہو۔ آمین۔

خاکسار: قریشی عبدالحکیم احمدی گلبرگہ (کرناٹک)

درخواستِ دعا: میری والدہ صاحبہ کافی عرصہ سے پیشانی پی پی (PUS) آجانے کے باعث بیمار ہیں اور حیدرآباد میں زیرِ علاج ہیں۔ اُن کی کامل شفایابی اور میرے بھائیوں کے کاروبار میں برکت اور ترقی کے لئے نیز میری اپنی کامل صحت کے لئے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے: (خاکسار اقبال النساء اہلیہ محمد کریم الدین شاہد)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
پائیدار بہترین ڈیزائن پرلیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل۔ زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز۔
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز
ورائٹی
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ کھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS – 600004.
PHONE No. 76360.
آٹو ونگس

رمضان المبارک میں

صدقہ وخیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگی میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہِ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔ آمین۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ وخیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ وخیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحتمند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد اور عورت بیمار ہو نیز ضعفِ پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔ تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے۔ تا اُن کے روزے قبول ہوں۔ اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے نیک عمل میں رہ گئی ہو وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔ پس ایسے احباب جماعت جو جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی مجوزہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی مرضی سے ان کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول ہوں۔ آمین۔

عظیم الشان تحریک۔ جوبلی فنڈ

مالی ربانی قربانی کی اہمیت کو ہمیشہ مدِنظر رکھنا اور ان کے معیار کو حسبِ حالات برقرار رکھنا خدا تعالیٰ کے ماموریں کی جماعتوں کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے۔ اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے موجودہ زمانہ میں انتہائی نامساعد حالات اور مشکلات کے باوجود مخلصین جماعت کو ایثار و قربانی کے اس معیار کو ہمیشہ برقرار رکھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ پیارے امام ہمام ایدہ اللہ الودود کی جانب سے غلبۂ اسلام کی صدی کے استقبال کی تیاری کے سلسلے جاری ہونے والی عظیم اور بابرکت تحریک "صدسالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں مخلصانہ وعدہ پیش کرنے میں احباب جماعت نے جس قابلِ قدر اخلاص اور جذبہ کا مظاہرہ کیا ہے وہ قابلِ رشک ہے۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء

صدسالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی تحریک اس وقت آٹھویں مرحلہ میں داخل ہو چکی ہے۔ لہٰذا ہر مخلص بھائی۔ بہن اور عزیز (جنہوں نے اس بابرکت تحریک میں اپنے وعدہ جات لکھوائے ہوئے ہیں۔) کا فرض ہے کہ وہ اپنے وعدہ جات اور ادائیگی کا جائزہ لے کر اپنے وعدہ جات کی نصف رقم جلد ادا کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔

اُمید ہے کہ آپ صدسالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے عظیم الشان منصوبہ میں شامل ہونے والے مجاہدین اس اہم امر کی طرف توجہ دے کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اسلام و احمدیت کی ترقی کے لئے مالی قربانیوں کو قبول کرتے ہوئے ان کے اموال اور نفوس میں خیر و برکت عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

اموال میں خیر و برکت پیدا کرنے کا راز

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی ایک تصنیف لطیف تبلیغ رسالت جلد دہم پر احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا تعالیٰ کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کو چھوڑتا ہے وہ ضرور اُسے پائے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو۔ بلکہ یہ اُس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔"

حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد مزید کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ مبارک ہے وہ احمدی بھائی جو خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کی ضروریات کے لئے اپنے اموال کو اخلاص کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے اور مقررہ شرح کے مطابق اپنے ذمہ لازمی چندہ جات باقاعدہ اور باشرح ادا کرنے کے علاوہ دیگر طوعی تحریکات وغیرہ میں حصہ لے کر خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرتا ہے۔ یقیناً ایسے مخلصین کے اموال اور نفوس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے برکت دی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو پورے اخلاص کے ساتھ اپنے لازمی چندہ جات کی باقاعدہ اور باشرح ادائیگی کی توفیق بخشے اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

تحریک وقفِ جدید کیوں اہم ہے؟

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس تحریک کو جاری کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر وہ (یعنی جماعت) ترقی کرنا چاہتی ہے تو اُس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے۔ اور چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا یہاں تک کہ ... کوئی کونہ اور کوئی مقام ایسا نہ ہو جہاں رشد و اصلاح کی کوئی شاخ نہ ہو۔"

یہ تحریک ہر جماعت کے لئے مفید ہے۔ (الفضل ۵۸/۱/۱۱)

اور جماعتوں کی خاص توجہ سے چند سال میں اس مفید منصوبہ کو مکمل کیا جا سکتا ہے۔ احباب کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

ہفتۂ اطفال

تمام قائدین مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ مرکزی پروگرام کے مطابق "ہفتۂ اطفال" مورخہ ۲۵ تا ۳۱ مئی منایا جائے۔ اس ہفتہ میں اطفال الاحمدیہ کے جملہ پروگرام کامیاب بنانے کے لئے ہفتہ بھر کوشش کریں۔ اور اطفال الاحمدیہ کی تربیت۔ علمِ دین حاصل کرنے کا شوق۔ اور مسابقت کی رُوح پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کر کے اپنی مساعی جمیلہ سے دفتر مرکزیہ کو مطلع کریں۔

فہرست تجنید اطفال

تمام مجالس خدام الاحمدیہ بھارت فہرست تجنید اطفال مکمل کر کے جلد از جلد دفتر مرکزیہ میں ارسال کریں۔ نیز جن جماعتوں میں ابھی تک مجلس اطفال الاحمدیہ قائم نہیں ہوئی وہاں پر مجلس قائم کی جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ قادیان۔